آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے | لو تمھیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

دارالامان قادیان

جلد ۱۳ | بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۴ء | مطابق صفر المظفر ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۲

چندہ سالانہ | فہرست مضامین | عام ... ...

الہام الٰہی اور مصلح آخر الزمان ۴۵۱ / ۴۵۹

تثلیث ۴۶۰-۴۷۲

قرآن شریف کی ایک پیشگوئی کا پورا ہونا ۴۷۳-۴۷۴

غیر معمولی رعایت ۴۷۵-۴۷۸

گوشوارہ ۴۷۹-۴۸۰

معذرت

چونکہ مولوی محمد علی صاحب سابق پرنٹر ریویو اردو قادیان سے چلے گئے۔ اسوجہ سے نیا پرنٹر مقرر کرنا پڑا۔ اور منظوری کی درخواست صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور کیخدمت میں روانہ کی گئی۔ اس انتظام میں دو اڑھائی ماہ صرف ہو گئے۔ اور جب تک منظوری کی اطلاع نہ آتی رسالہ شائع نہیں ہو سکتا تھا۔ اب ۱۶ دسمبر کو اطلاع آئی ہے۔ اور رسالے بھیجے گئے ہیں۔ آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ رسالہ اپنے وقت پر ناظرین کیخدمت میں پہنچتا رہیگا؀

منیجر ریویو قادیان

ریویو

خلافت محمود و مصلح موعود

اس نام کی ایک کتاب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق نے مولوی محمد علی کے رسالہ المصلح موعود کے جواب میں لکھ کر شائع کی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور کلمات طیبات کی اسناد سے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ ہی مصلح موعود ہیں۔ جو اصحاب میر صاحب موصوف کی قوت استدلال اور زور تحریر سے واقف ہیں۔ انکے لیئے مجھے کسی بیان کی ضرورت نہیں۔ البتہ جو ناواقف ہوں۔ انکو ضرور مشورہ دونگا۔ کہ وہ اس کتاب کو پڑھکر محظوظ ہوں۔ ۹۱ صفحہ اصل کتاب کے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ۸۰ صفحہ کے قریب حضرت مسیح موعود کے وہ اشتہارات اور عبارات جو کہ پسر موعود کے متعلق ہیں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ کتاب واقعی قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸ر علاوہ محصولڈاک۔ میر صاحب موصوف سے ترا ماہ بیرام خاں۔ دہلی کے پتہ سے طلب فرمایئے؀

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

الہام الٰہی اور مصلح آخر الزمان

طلوع آفتاب کی سرزمین برّاعظم ایشیا کے انگلستان یعنی ملک جاپان کے دارالسلطنت ٹوکیو سے ایک رسالہ الموسومہ بہ ’وحدت اسلام‘ شائع ہوتا ہے۔ اس نوزائیدہ پرچے کا ایک گذشتہ نمبر ہمارے سامنے ہے اور اس کے مضمون میں الہام ربانی پر بحث کی گئی ہے چونکہ مضمون دلچسپ اور قابلِ غور ہے لہٰذا ذیل میں اس کا کچھ اقتباس دیا جاتا ہے۔

قابل مضمون نگار نے ابتدا میں ’نہج البلاغہ‘ سے کچھ عبارت نقل کی ہے جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایک قول درج ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ خداوند تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے وقت مبعوث کیا تھا جب نبوت کا دروازہ ایک مُدّت سے بند تھا اور اقوام عالم ایک طویل خواب غفلت میں مبتلا تھیں اور خدائے تعالیٰ کے مقدس احکامات کی علانیہ خلاف ورزی ہو رہی تھی۔ پس ایسے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی آپ نے سابقہ تعالیم کی تصدیق کی اور دنیا کی ہدایت کے لیئے نور وہدایت یعنی قرآن کریم نازل ہُوا۔ پس تم قرآن کی تلاوت کرو اور یاد رکھو کہ اس کتاب کا مطالعہ

تم کو حقیقت سے ناآشنا نہیں رکھے گا۔ دیکھو! یہ وہ کتاب ہے جس میں آنیوالی باتوں کا علم اور گذشتہ واقعات کا بیان ہے یہ وہ نسخہ ہے جس میں تمھاری تمام بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے اور یہ وہ مجموعہ قانون ہے جو تمھاری سوسائٹی کے جملہ معاملات کو باقاعدہ اور باضابطہ بناتا ہے۔"

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کے محولہ بالا کلام کا حوالہ دینے کے بعد "صدائے اسلام" کا قابل جاپانی اڈیٹر رقمطراز ہے "مذکورہ بالا عبارت جناب مرتضیٰ کی ایک تقریر سے اخذ کی گئی ہے اور مسئلہ الہام کے متعلق اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ اولاً اس کلام سے واضح ہوتا ہے کہ مرسلین کا بھیجنا ایک سنت الٰہی ہے اور انبیاء کی بعثت متواتر ایک وقفہ کے بعد ہوتی رہتی ہے۔ جیساکہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ثم ارسلنا رسلنا تترا (مومنون - ۳) یعنی ہم اپنے رسولوں کو متواتر بھیجتے رہے۔ ثانیاً اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کسی نبی یا رسول کی بعثت عین ضرورت کے وقت عمل میں آتی ہے یعنی جب دنیا خود غرضی۔ بدعملی۔ مادہ پرستی اور جہالت کے سمندر میں غرق ہوتی ہے جب لوگ اخوت انسانی پاکبازی اور دیگر اعلیٰ صفات کو بالائے طاق رکھکر زمین کی طرف جھک جاتے ہیں اور اپنے نبی کی تعلیم کو فراموش کر بیٹھتے ہیں۔ ثالثاً یہ تحریر ایک اور ضروری امر پر بھی روشنی ڈالتی ہے اور وہ یہ کہ خدا کا ہر ایک فرستادہ چونکہ رضائے الٰہی کا ایک آلہ ہوتا ہے اس لیئے وہ پہلے انبیاء کا نمائندہ اور قائم مقام ہو کر ان کی تعلیموں کی تصدیق کرتا ہے اور اگر اُسے کسی اصول کی جزوی تشریح میں ترمیم یا اصلاح کرنی پڑتی ہے تو وہ محض اسلیئے کہ زمانہ اور مقامی حالات اُس کے متقاضی ہوتے ہیں چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کل اٰمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ (سورہ بقر ۴۰ رکوع) یعنی ایمان لایا رسول ساتھ اُس چیز کے جو اُتاری گئی اُسپر اُس کے رب کی طرف سے اور مومن لوگ بھی سب کے سب ایمان لائے اللہ پر اُس کے فرشتوں پر اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور ہم رسولوں میں فرق نہیں کرتے۔ رابعاً اس کلام سے ایک اور نتیجہ بھی نکلتا ہے وہ یہ کہ ہر ایک روحانی آفتاب سفلی اجسام نورانیہ کی طرح روحانی موسم بہار کے وقت طلوع ہو کر روئے زمین پر نور اور تجلی کا پرتو ڈالتا ہے اور ظلمت میں پھنسی ہوئی مخلوق کو روشنی کی جھلک دکھاکر ترقی و عروج کے دن کا آغاز کرتا ہے۔ خامساً یہ الفاظ

اس امر پر بھی دال ہیں کہ ہر ایک نبی کی بعثت پہلے انبیاءؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق وجود میں آتی ہے نیز یہ کہ مبعوث شدہ نبی اپنے جانشینوں کے متعلق پیشگوئیاں کر جاتا ہے۔

سادساً اور آخرش ان ملفوظات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے پاکباز رسولوں کا وجود نہ صرف اپنے گرد وپیش رہنے والے نفوس کا تزکیہ نفس کرتا ہے بلکہ اُن کی تمام نسل کو تہذیب و تمدن کے شاہ راہ ترقی پر ڈال دیتا ہے" یہاں تک تو ہم نے اپنے جاپانی بھائی کے خیالات کا اقتباس پیش کیا ہے۔ لیکن اس تشریح اور نتائج کی مزید وضاحت کے لیئے اور نیز ہر ایک ممکن غلط فہمی کو رفع کرنے کے لیئے اسقدر اور ایزاد کرنا مناسب ہوگا کہ خدائے تعالیٰ کے مرسلین و مامورین اَب بھی اُسی طرح دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں جسطرح وہ زمانہ گذشتہ میں ہوا کرتے تھے۔ اور یہ کہ قرآن کریم پر ایمان رکھنے والوں کا فرض ہے کہ وہ ہر ایک مامور من اللہ پر ایمان لائے۔ البتہ یہ بات خصوصیت سے قابل لحاظ ہے کہ قرآن کریم کی مکمل تعلیم اور محمد رسول اللہ صلعم کی کامل شریعت کے بعد اب کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ چونکہ قرآن کریم انسان کی جملہ روحانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اور اس کی تعلیم سوسائٹی کے تمام طبقوں کے لیئے خواہ وہ ادنیٰ ہوں یا اعلیٰ موزون و مناسب ہے اس لیئے اب جو شخص خدائے تعالیٰ کیطرف سے الہام پاکر کھڑا ہوگا اور مامور من اللہ ہونیکے خلعت فاخرہ سے معزز کیا جائے گا وہ لازماً قرآن کریم کا متبع اور اُس کے سر پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا تاج ہوگا۔

یہ کیوں؟

اس لیئے کہ پہلے زمانوں میں دنیا کی مختلف قومیں ایک دوسرے سے جُدا تھیں۔ اُن کے باہمی ارتباط و تعلقات کے ذرائع مفقود یا محدود تھے۔ اسی وجہ سے آسمانی بادشاہت کے تاجدار خاص اقوام میں خاص احکام کے ساتھ مبعوث ہُوا کرتے تھے۔ اُن کی بعثت کا دائرہ صرف اپنی ہی قوم تک محدود ہوتا تھا اُن کی تعلیم عالمگیر اصولوں پر مبنی نہ تھی بلکہ مقامی حالات وضروریات کے ماتحت کسی خاص قوم کی ہدایت کو ملحوظ رکھکر نازل کی گئی تھی یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں "مَیں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی پاس نہیں بھیجا گیا" متی ۱۵-۲۴- اور یہ بھی کہ "میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ مَیں

تمھیں کہوں پر اَب تم اُنہیں برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمھیں ساری سچائی کی راہ بتادیگی اس لیئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ وہ سُنے گی سو کہیگی اور تمھیں آئندہ کی خبریں دیگی اور میری بزرگی کریگی" (یوحنا ۱۶ - ۱۲ تا ۱۳ - اَب حضرت مسیح علیہ السلام کے ہر دو اقوال سے دو جُداگانہ باتیں معلوم ہوتی ہیں - اوّل مسیح علیہ السلام اور آپ کے زمانے یا آپ سے پہلے زمانہ کے انبیاء کسی خاص قوم کے لیئے مبعوث ہوتے تھے۔ دوم - اُن کی تعلیم مختص الزمان و مختص المکان ہوتی تھی۔ البتہ ایک وقت آنیوالا تھا جب دنیا کی مختلف اقوام میں باہم اختلاط اور ارتباط ہونیوالا تھا اور دنیا کو ایک عالمگیر مذہب کی ضرورت محسوس ہونیوالی تھی۔ ایسے وقت کے لیئے مقدر تھا کہ ایک سچائی کی روح "تمام سچائی" یعنی کامل تعلیم اور کامل شریعت کو لے کر مبعوث ہو۔ چنانچہ وہ موعود زمانہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور وہ "سچائی کی روح" آنحضرت صلعم کی ذات ستودہ صفات تھی۔ کیونکہ نہ صرف تاریخ اُس زمانہ کو ایسی بعثت کے لیئے موزوں قرار دیتی ہے بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ فرماتے ہیں قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا یعنی کہہ اے لوگو! مَیں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول کرکے بھیجا گیا ہوں۔ اَب یہ ایسا دعویٰ ہے جو رسولِ عربی کے سوا آجتک کسی نبی نے نہیں کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی صرف قرآن ہاں قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو الیوم اکملت لکم دینکم کے ماتحت کامل شریعت لانے کی مدعی ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلعم کے خاتم النبیین ہونے عالمگیر شریعت لانے اور قرآن پاک کی تعلیم کے کامل ہونے سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ آئندہ کے لیئے نبوت کا سلسلہ بند ہو گیا ہے کیونکہ حضرت نبی کریم صلعم خود ایک آنے والے نبی کی بشارت دیتے ہیں اور اُس کو سلام پہنچانے کی تاکید فرماتے ہیں۔ پس یہ خیال غلط ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد اور کوئی نبی نہیں آسکتا۔ حقیقت صرف اسقدر ہے کہ اب جو شخص اللہ تعالیٰ کا فرستادہ اور حامل وحی ہوگا وہ

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام یعنی

غلام احمد

ہوگا۔ اور وہی ہوگا جسکی نسبت نہ صرف شارع اسلام علیہ التحیات والسلام پیشگوئی فرماتے ہیں۔ بلکہ دوسرے انبیاء مثل یسعیاہ۔ دانیال۔ مسیح۔ زرتشت۔ کرشن۔ اور بدھ علیہم السلام بھی اُس کی آمد کی خبر دیتے ہیں۔

ہمارے فاضل دوست اڈیٹر ”وحدت اسلام“ نے ان پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے گوتم بدھ اور سری کرشن جی کی پیشگوئیوں کا اپنے پرچہ میں حوالہ دیا ہے جسکو ہم ناظرین کی واقفیت کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ گوتم بدھ کی نسبت لکھا ہے کہ ”بنی نوع انسان کے اُس عظیم الشان اُستاد کی وفات سے تھوڑی مدّت پیشتر انندا نے اپنے آنسو پونچھکر مقدس بُدھ سے پُوچھا حضور کی وصال کے بعد ہمیں کون تعلیم دیگا؟ اس سوال کے جواب میں مقدس بدھ نے فرمایا میں ہی ایک بدھ نہیں ہوں جو روئے زمین پر مبعوث ہُوا ہوں اور نہ ہی میرا وجود بدھوں کے سلسلہ کا ختم کرنے والا ہے۔ اپنے وقت پر ایک اور بدھ آئیگا۔ وہ مقدس و مطہر ہوگا۔ وہ اعلیٰ درجہ کا مہذب اور دانائی کے زیور سے آراستہ ہوگا۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم اور ساری دنیا کا علم رکھنے والا ہوگا۔ وہ انسانوں کا لاثانی رہنما فرشتوں اور فانی ہستیوں کا آقا ہوگا۔ وہ تمھارے سامنے اُن ابدی سچائیوں کا انکشاف کریگا جن کی میں نے تم کو تعلیم دی ہے۔ وہ اپنے مذہب کا وعظ کریگا اُس کے مذہب کی ابتدا۔ عروج اور مقصد اعلیٰ سب کے سب لفظاً و معناً پُر جلال ہونگے وہ ایسی مذہبی زندگی کو ترویج دیگا جو ایسی ہی کامل اور خالص ہوگی جیسی کہ میں اب تمہیں بتا رہا ہوں۔ اُسکے شاگرد ہزاروں کی تعداد میں ہونگے حالانکہ میرے شاگرد سینکڑوں کی تعداد میں ہیں“۔ انندا نے دوبارہ عرض کیا۔ حضور! ہم اُسکو شناخت کس طرح کریں؟ اس پر مقدس بدھ نے ارشاد فرمایا ”وہ میتیریا کے نام سے مشہور ہوگا جس کا ترجمہ مہربانی والے نام کا شخص ہوتا ہے“۔

ایسی ہی ایک پیشگوئی سری کرشن جی کی طرف سے بیان کی گئی ہے آپ فرماتے ہیں ”سُن اے بھرت کی اولاد سُن! جب کبھی دھرم کی ہانی اور پاپ کا زور ہوتا ہے تب میں اوتار دھارتا اور دھرمیوں کی سہایتا نیز ادھرمیوں کا ناش کرنے کے لئے

جنم لیتا ہوں۔"

ممکن ہے کہ شری کرشن جی کا یہ قول بعض طبائع کے لئے غلط فہمی کا موجب ہو اور یہ سمجھ لیا جائے کہ دوبارہ جنم سے تناسخ کا چکر یعنی واسدیو کے مقدس بیٹے کی ہی دوبارہ آمد مراد ہے۔ مگر حقیقتاً یہ بات نہیں کیونکہ شری کرشن جی اور بدھ دیو ہر دو نے جداگانہ ایک موعود نبی کی پیشگوئی کی ہے اور دونوں کا ایک ہی منشاء ہے جس طرح موعود میتیریا اور گوتم بدھ دو جدا جدا وجود ہیں اور گوتم کی پیشگوئی میں کسی اور بدھ کی آمد کی خبر ہے اسی طرح کرشن جی کی پیشگوئی میں بھی اُنکے کسی مثیل کا وعدہ درج ہے۔ ہر دو مقدسین نے ایک بعد میں آنیوالے مصلح کی خبر دی ہے فرق صرف یہ ہے کہ بدھ دیو اُس کا نام اپنے نام پر بدھ رکھتے ہیں اور کرشن جی مہاراج اُسے کرشن کہکر پکارتے ہیں غرض یہ کہ بھارت ورش کے ہر دو عظیم الشان نبیوں نے ایک موعود نبی کی پیشگوئی کی ہے جو اُنکے ہی ملک یعنی ہندوستان میں ظہور پکڑنے والا تھا۔ اور جو روحانی رنگ میں اپنے پیشرؤوں کا مثیل اور ظل تھا۔

واضح رہے کہ جس طرح عارف بدھ کا قول (کہ "میں پہلا بدھ نہیں اور نہ ہی میں آخری ہوں") اس امر پر دال ہے کہ ضرورت کے وقت ایک بدھ کا ظہور ہوتا ہے اسی طرح سری کرشن کا قول کہ ("پاپ کے وقت میں جنم لیتا ہوں") اس بات کی تشریح کرتا ہے کہ جب پاپوں کا زور ہو جاتا ہے اُسوقت ایک کرشن روپی انسان دنیا کی اصلاح کے لئے مامور ہوتا ہے جو بدھ دیو کی زبان کے مطابق بدھ اور کرشن جی کے کلام کی رو سے کرشن کہلاتا ہے پس ان پیشگوئیوں سے صراحتاً مفصلہ ذیل نتائج نکلتے ہیں۔ اوّل بدھ اور کرشن ہر دو اپنے بعد ایک موعود نبی کی بعثت کا پتہ دیتے ہیں۔ دوم وہ نبی اُس ملک میں مبعوث ہوگا جسمیں اُس کے پیشرو نبوت کر چکے ہیں۔ سوم۔ بدھ یا کرشن کی آمد ثانی سے اُنکے ایک مثیل اور ظل کا ظہور مراد ہے نہ کہ اُنکا ہی دوبارہ تناسخ کی رو سے جنم لینا۔

اب ان ہندوستان کے نبیوں کی پیشگوئیوں کے ساتھ اگر مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئیوں کو ملاکر دیکھا جائے اور حضرت مسیح کے اپنے اقوال کو مدّ نظر رکھا جائے تو حقیقت کے مُنہ پر سے پردہ اُٹھ جاتا ہے اور آمد ثانی کا مسئلہ عمدگی سے حل ہو جاتا ہے۔ حضرت

Digitized by Khilafat Library

مسیح علیہ السلام سے جب پوچھا گیا کہ ایلیاہ یعنی الیاس کی آمد ثانی سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا "ایلیاہ تو آچکا" اس جواب سے آپکی مراد یہ تھی کہ ایلیاہ کی آمد ثانی یوحنا بپتسمہ دینے کے وجود میں پوری ہو چکی ہے۔ چنانچہ آپ کے شاگرد سمجھ گئے کہ اُس نے ہم سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا ہے (متی ۱۷-۱۲ و ۱۳) سیدنا حضرت مسیح کا یہ قول اور آپکے شاگردوں کا اس توجیہ کو بلاچون وچرا تسلیم کر لینا آمد ثانی کے مسئلہ پر کافی روشنی ڈالتا ہے لیکن جائے حیرت و استعجاب ہے کہ اور تو اور خود مسیحی لوگوں نے اپنے خداوند کی اس ناقابل تردید تشریح سے فائدہ نہیں اُٹھایا بلکہ اُلٹا مسیح کی آمد ثانی کے مسئلہ کو پیچیدہ بناکر بعید از قیاس کر دیا اور خود ابن مریم کے دوبارہ نزول کا عقیدہ تراش رکھا ہے۔

اس میں تو کلام نہیں کہ جس طرح بدھ نے ایک بدھ کی اور کرشن نے ایک کرشن کی آمد کے متعلق پیشگوئی کی تھی اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی آخری زمانہ میں اپنی آمد ثانی کا وعدہ دلایا تھا۔ لیکن اس وعدہ سے یہ کیونکر لازم آتا ہے کہ خود حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ہی دوبارہ آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے۔ اگر کسی انسان کا بجسد عنصری دوبارہ زمین پر آجانا ممکن ہوتا تو حضرت مسیح علیہ السلام کیوں ایلیاہ کی آمد ثانی سے یوحنا کی آمد مراد لیتے اور آپ کے شاگرد بھی اس جواب کو سُنکر کیوں سکوت اختیار کرتے؟ پس اگر مسیحی حضرات حضرت مسیح کی مثال کو پیش نظر رکھکر اس مسئلہ پر غور کریں تو بات صاف اور بیّن ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جو مسیح ۱۹۱۲ برس ہوئے گلیل اور ناصرہ میں سکونت رکھتا تھا وہ اب دوبارہ نہیں آسکتا البتہ آپ کی آمد ثانی کسی اور شخص کے وجود میں پوری ہو سکتی ہے یعنی مسیح موعود کوئی دوسرا شخص ہوگا جو کہ پہلے مسیح سے روحانی مماثلت رکھتا ہوگا۔

اسوقت ہمارے سامنے بدھ۔ کرشن اور مسیح علیہم السلام کی پیشگوئیاں ہیں اور ان انبیائے کرام میں سے ہر ایک کسی موعود نبی کی خبر دے رہا ہے۔ اگر ایکے ساتھ یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کو کہ "اُس راستباز کو پورب کی طرف سے برپا کیا" (یسعیاہ ۴۱: ۲) شامل کر لیا جائے تو پھر یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ پورب کی طرف سے ایک عظیم الشان مصلح کا ظہور ہوگا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ حضور سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسیح موعود و مہدی معہودؑ

کے ظہور کو سرزمین مشرق کے ساتھ ہی وابستہ کرتے ہیں اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہے کہ دجال کے فتنہ کو پاش پاش کرنیوالا مامور الٰہی اس طرف مبعوث کیا جائیگا۔ اور یاد رہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی بعثت ثانی کے متعلق فرمایا تھا کہ اُنکا دوبارہ آنا اسطرح ہوگا جسطرح بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے" (متی ۲۴: ۲۷)۔ پھر فرمایا کہ آپکی دوسری آمد ایسی خفیہ اور اچانک ہوگی جسطرح کہ 'چور' رات کے وقت آتا ہے (متی ۲۴: ۴۳) ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیح کی آمد ثانی اپنی سرعت اور چمک کے لحاظ سے برق کے مشابہ ہوگی اور اسکی تجلی مشرق سے مغرب تک پہنچے گی۔

پیارے ناظرین! ان پیشگوئیوں کے اندراج کے بعد ہم خدائے تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے اور اُسکے احسانات پر سجدہ شکر بجالاتے ہیں کیونکہ اُس نے عین ضرورت کے وقت اور پورے جلال کے ساتھ اُس موعود انسان کو جسکی نسبت مذکورہ بالا پیشگوئیوں میں خبر دیگئی تھی مشرق میں مبعوث کر دیا ہے اور اُس کے دعاوی نہ صرف اپنے ساتھ بیّن دلائل رکھتے ہیں بلکہ دلائل کے ساتھ ہزارہا نشانات بھی اُس کے مویّد ہیں۔ یہ مبارک وجود حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا ہے اور اب ہر ملت ومذہب کے پیروؤں پر یہ فرض واجب ہو گیا ہے کہ اس موعود نبی کی آواز پر لبیک کہیں اور اسکے دعاوی کو نظرِ غائر سے مطالعہ کریں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان اُسکی تائید میں نشانات کی بارش کر رہا ہے اور زمین اُسکی خدمت کے لیئے کمربستہ ہو رہی ہے اور کوئی دن نہیں گذرتا جبکہ اُسکی بے شمار نبوتوں میں سے کوئی نہ کوئی ظہور پذیر نہ ہوتی ہو۔ یورپ کی موجودہ جنگ اور بادشاہت کا بادشاہت پر چڑھنا۔ رود بار کے کنارہ پر خونریز جنگ ہونا۔ سرنا میں زلزلہ آنا وغیرہ وغیرہ ہیبت ناک واقعات ایسے نہیں جنکی اُس موعود انسان نے قبل از وقت خبر نہ دی ہو۔

پس اب ہر ایک مسیحی۔ بدھ۔ ہندو۔ مسلمان اور زرتشتی کا فرض ہے کہ اس عظیم الشان مصلح آخر الزمان پر ایمان لائے جسکی نسبت کہ ان تمام مذاہب کے بانیوں نے پہلے سے بشارت دے رکھی تھی اور جسکے وہ بصد شوق منتظر تھے۔

ہاں یاد رہے کہ یہ مصلح آخر زمان صرف مذکورہ بالا مذاہب کے ماننے والوں کی طرف ہی پیغام لیکر نہیں آیا بلکہ اس کی بعثت روئے زمین کے جملہ مذاہب کی طرف ہے اور اُسکا پیغام جو

پیغام صلح اور عہد امن ہے اہل کتاب دہریہ یا بت پرست ہر ایک کو مخاطب کرتا ہے اور اس مقدس وجود کی آمد ایک طرف تو الہامی کتابوں پر ایمان لانے والوں کو یہ بتاتی ہے کہ خداوند خدا جو سینا اور کوہ زیتون پر اور پھر فاران کی بلندیوں پر بولا کرتا تھا وہ اب بھی زندہ اور بولتا ہے۔ اور دوسری طرف دہریہ و ناستک لوگوں کو پیشگوئیوں اور نشانات کے ذریعہ اس بات کا مقر بناتی ہے کہ اس کائنات اور عالم اسباب کا کوئی علت العلل اور مسبب الاسباب ہے اور وہ غیب کی اخبار سے اپنے پیاروں کو قبل از وقت اطلاع دیدیتا ہے غرض یہ آخری زمانہ کا مصلح کل دنیا کے لیئے ہوا ہے اور جو شخص اس کے دعاوی اسکے نشانات اسکی نبوتوں پر ایمان لائیگا وہ اس کے وجود کو اپنا سچا ہادی اور سچا رہبر متصور کریگا۔

دیکھو! دنیا ہاں تمام دنیا پر اسوقت تاریکی کا پردہ چھایا ہوا ہے اور خدائے تعالیٰ کی محبت کی جگہ مادہ پرستی نے لے رکھی تھی۔ اس لیئے اس رحیم مولا نے اس پاک وجود کو تاریک عالم کو منور اور گمراہ دنیا کو راستہ دکھانے کے لیئے مبعوث فرمایا ہے۔

غافلو سنو! ابھی تک دنیا کے لوگ گہری نیند میں سو رہے ہیں۔ اور جگانے والے کی آواز پر بہت کم لوگوں نے کان دھرا ہے اور نہیں جانتے کہ آخرش عظیم الشان قہری نشانات آنیوالے ہیں جو سونے والوں کو خواب غفلت سے جگائینگے اور پھر وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ آفتاب ہدایت مطلع مشرق سے طلوع ہو کر سر پر آگیا لیکن انکو خبر تک نہ ہوئی پس اٹھو اور خدا کے فرستادہ مسیح کو مان کر حیات جاوید حاصل کرو۔ مہدی آخر زمان ؑ کے نقش قدم پر چلکر ہدایت یافتہ بنجاؤ۔ اس بدھ کی تعلیم سے مستفیض ہو کر معرفت الٰہی کے جام مسرت بخش سے سرشار ہو اور اس کرشن گوپال کے قدموں میں آ کر دین کو دنیا پر مقدم کرو۔

تثلیث

(رقم زدہ شیخ عبد الخالق صاحب نو مسلم)

اسلام آج سے کئی صد سال پہلے خدا کی نسبت جو تعلیم پیش کرتا رہا ہے۔ وہ آجتک یہی ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ بے ہمتا و بے مثال ہے۔ کیا نوعیت کے لحاظ سے اور کیا جنسیت کے خیال سے وہ احد ہے۔ کوئی دوسرا اس کا ثانی نہیں۔ وہ قادر ہے۔ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اسکی ذات تقسیم نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اسکی ذات میں کوئی دوسری چیز مخلوط ہے۔ اس علوم و فنون کی ترقی کے زمانہ میں بھی اس اسلامی مقدس تعلیم کی ہر ایک آزاد عالم تائید کرتا ہے۔ اور ہر ایک مذہب ایک طرح سے یہی کہتا ہے کہ خدا **واحد فی الذات** ہے وہ مادیات کی طرح مرکب نہیں۔ ان تمام باتوں سے بلند تر ہے ؛

برخلاف اس کے عیسائی لوگ زبان سے تو یہی کہتے ہیں۔ کہ خدا ایک ہے۔ وہ ہر طرح سے دنیا سے بلند تر ہے۔ اس کی ذات بے مثال ہے۔ مگر اس خدا کے احد ہونے کو وہ کچھ اور ہی طرح سے مانتے ہیں۔ لہٰذا اب انکا وہ عقیدہ جو وہ خدا کی نسبت رکھتے ہیں۔ حرف بحرف ذیل میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اور یہ وہی عقیدہ ہے۔ جسپر تمام نجات کا دارومدار ہے۔ عیسائی اصطلاح میں اس کو اتاناسیوس کا عقیدہ کہتے ہیں۔ ناظرین سے التماس ہے۔ کہ وہ اس عقیدہ کی ہر ایک سطر غور سے پڑھیں۔ کیونکہ میری تثلیث کی بحث کا تمام دارومدار اسی پر ہے۔ عام ہوشیار مناد عیسائی تو از بر یاد کر لیتے ہیں۔

اتاناسیوس کا عقیدہ نامہ

نمبر ۱۔ جو کوئی نجات کا وارث ہونا چاہتا ہے۔ اُسکو سب سے پہلے ضرور ہے۔ کہ کاتلک کلیسیا کا ایمان رکھے ؛

نمبر ۲۔ اس ایمان کو جو کوئی بے کم و بیش اور بے خلل محفوظ نہ رکھے۔ وہ بے شک ابدی ہلاکت میں پڑے گا۔

نمبر ۳۔ اور کاتلک کلیسیا کا ایمان یہ ہے۔ کہ ہم تثلیث میں خدائے واحد کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کریں۔

نمبر۴ - نہ اقانیم کو مخلوط کریں - نہ جوہر ذات کو تقسیم -

نمبر۵ - اقنومیت اَب کی اور ہے - ابن کی اور - اور روح القدس کی اور -

نمبر۶ - لیکن اَب ✣ و ابن و روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے - جلال برابر عظمت ازلی یکساں

نمبر۷ - جیسا اَب ہے - ویسا ہی ابن ہے - اور ویسا ہی روح القدس ہے -

نمبر۸ - اَب غیر مخلوق - ابن غیر مخلوق - روح القدس غیر مخلوق -

نمبر۹ - اَب غیر محدود - ابن غیر محدود - روح القدس غیر محدود -

نمبر۱۰ - اَب ازلی - ابن ازلی - روح القدس ازلی -

نمبر۱۱ - تو بھی تین ازلی نہیں - بلکہ ایک ازلی ہے -

نمبر۱۲ - اسی طرح تین غیر مخلوق نہیں - نہ تین غیر محدود - بلکہ ایک غیر مخلوق - اور ایک غیر محدود ہے

نمبر۱۳ - اسی طرح اَب قادرِ مطلق - ابن قادرِ مطلق - روح القدس قادرِ مطلق -

نمبر۱۴ - تو بھی تین قادرِ مطلق نہیں - بلکہ ایک قادرِ مطلق ہے -

نمبر۱۵ - ویسا ہی اَب خدا - ابن خدا - روح القدس خدا -

نمبر۱۶ - تسپر بھی تین خدا نہیں - بلکہ ایک خدا ہے -

نمبر۱۷ - اسی طرح اَب خداوند - ابن خداوند - روح القدس خداوند -

نمبر۱۸ - تو بھی تین خداوند نہیں - بلکہ ایک خداوند ہے -

نمبر۱۹ - کیونکہ جس طرح مسیحی حقیقی ایمان ہمیں قایل کرتا ہے - کہ ہر ایک اقنوم جداگانہ خدا اور خداوند ہے -

نمبر۲۰ - اسی طرح کاتلک کلیسیا کے دین حق سے یہ کہنا منع ہے - کہ تین خدا یا تین خداوند ہیں

نمبر۲۱ - اَب کسی سے مصنوع نہیں - نہ مخلوق - نہ مولود -

نمبر۲۲ - ابن صرف اَب سے ہے - مصنوع نہیں - نہ مخلوق - بلکہ مولود ہے

نمبر۲۳ - روح القدس اَب و ابن سے ہے - نہ مخلوق - نہ مصنوع نہ مولود - بلکہ صادر ہے -

نمبر۲۴ - پس ایک اَب ہے - نہ تین آبا - ایک ابن ہے - نہ تین ابنا - ایک روح القدس ہے - نہ تین روح القدس -

---

✣ عیسائی اصطلاح میں اَب سے مراد باپ - ابن سے مراد بیٹا (حضرت یسوع مسیح) اور روح القدس سے مراد اقنوم تیسرا - منہ

نمبر ۲۵ - اور اس تثلیث میں کوئی مقدم یا موخر نہیں - کوئی کبیر یا صغیر نہیں -

نمبر ۲۶ - بلکہ کل تینوں اقانیم ہم قدم اور ہم قدر ہیں -

نمبر ۲۷ - الغرض ہر امر میں جیسا کہ اوپر بیان ہوا - تثلیث میں توحید کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کرنی چاہیئے -

نمبر ۲۸ - پس جو کوئی نجات کا وارث ہونا چاہتا ہے - تثلیث کی نسبت یہی رائے رکھے -

دیکھو - دعائے عام اور سکرامنٹوں کی تعمیل کی کتاب* مطبوعہ ۱۸۸۶ء صفحہ نمبر ۲۲

پادری عمادالدین صاحب کی رائے

پادری عمادالدین صاحب متی ۲۸/۱۹ کی تفسیر کرتے ہوئے اپنی متی کی تفسیر میں لکھتے ہیں :- مسیح نے اپنی کلیسیا کی بنیاد تثلیث مقدس کے اقرار و ایمان پر رکھی ہے پس تثلیث کا عقیدہ شروع سے سکھلانا چاہیئے - بنیادی بات ہے - اسی کے نام سے بپتسمہ ہے - دیکھو متی کی تفسیر مصنفہ پادری عمادالدین صاحب صفحہ نمبر ۵۱۶ -

اب اس بات پر غور کرنا نہایت ضروری ہے - کہ ان ہر دو بزرگان دین اتانا سیوس صاحب اور پادری عمادالدین صاحب لاہر - ڈی - ڈی نے جو تثلیث کی تعلیم کی نسبت اتنی تاکید کی ہے - کہ تمام نجات کا دارومدار ہی اسی پر ہے - اور اسکے بجز نجات نہیں مل سکتی - خود حضرت یسوع مسیح اسکی بابت کیا تعلیم دیتے ہیں -

حضرت یسوع مسیح کی فرمودہ تثلیث

پس واضح ہو - کہ حضرت یسوع مسیح اس بارے میں خود فرماتے ہیں - کہ دیکھو - ایک فقیہ اسکے پاس آیا - اور اس سے پوچھا - کہ سب حکموں میں سے اول کونسا ہے - یسوع نے جواب دیا - کہ اول یہ ہے - سن اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے اور تو خداوند سے جو تیرا خدا ہے - اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ - مرقس ۱۲/۲۹

اب جائے غور ہے - کہ اتانا سیوس نے جو اتنی تثلیث کی تشریح کی ہے - اور پادری عمادالدین صاحب نے جو اتنا زور مارا ہے - کہ خداوند کی کلیسیا کی بنیاد تثلیث ہی ہے پس تثلیث کا عقیدہ شروع سے سکھانا چاہیئے - (یہ نہیں کہا کہ سمجھانا چاہیئے) اس کی

* یہ کتاب انگلستان کی کلیسیا کے طریقہ کے موافق ہے - منہ

بابت خود حضرت یسوع مسیح نے کیا سکھایا ہے۔ وہ پکار پکار کر فرماتے ہیں۔ کہ خدا ایک ہی خدا ہے۔ پھر نہیں معلوم۔ کہ پادری صاحبان کیوں ایسی تعلیم دیتے ہیں جو خود حضرت مسیح کی تعلیم کے مخالف ہی۔ کیا اگر خداوند یسوع نے تثلیث کے عقیدہ پر کلیسیا کی بنیاد رکھنی تھی۔ تو اس فقیہ سے یہ تمام تشریح جسکے واسطے اتاناسیوس کو اتنا مضمون سوچنا پڑا کیوں نہ لکھدی ہوتی۔ کیا جس طرح اتاناسیوس صاحب اس مضمون کو فصاحت وبلاغت سے نباہتے ہیں۔ حضرت یسوع مسیح ایسا نہیں کہہ سکتے تھے؟ پھر کیوں نہ کہا؟ کہ تثلیث میں توحید کی پرستش کرو۔

پولوس رسول کا اقرار

"میں اس خدا کو جو سب چیزوں کو زندہ کرتا ہے۔ اور یسوع مسیح کو جس نے پلاطوس کے سامنے اچھا اقرار کیا تھا۔ گواہ کرکے تجھے تاکید کرتا ہوں" ۱ تمطاؤس ۶/۱۳

اب دیکھو پولوس رسول نے یہاں پر کیا کہا ہے۔ اُس خدا کو جو سب چیزوں کو زندہ کرتا ہے اور پھر یسوع کو۔ گواہ کرتا ہوں۔ اگر یہ رسول تثلیث کا قائل تھا تو پھر بابعد حضرت یسوع مسیح کا نام لینا چہ معنی دارد۔ اور پھر یہ کیوں کہا "جس نے پلاطوس کے سامنے اچھا اقرار کیا تھا"✣ جبکہ وہ تثلیث کا قائل تھا۔ تو بس خدا جو سب چیزوں کو زندہ کرتا ہے۔ کافی تھا۔ اور اگر حضرت یسوع مسیح کی الوہیت ثابت کرنیکے واسطے یہ کہو۔ کہ پھر آخر میں حضرت یسوع مسیح کا نام حاضر ناظر سمجھ کر لے ہی لیا۔ کیونکہ گواہ زندہ ہو سکتا ہے۔ نہ مردہ۔ اور حاضر ہو سکتا ہے۔ نہ غائب۔ تو سوال یہ ہوگا۔ پھر روح القدس کا نام علیحدہ کیوں نہیں لیا۔ تاکہ تثلیث ثابت ہو جاتی۔ کیوں وہ ہی کو مناسب جانکر لکھدیا۔ آخری حکم دیتا تھا۔ اگر تثلیث کی تشریح کر دیتا۔ تو لوگ سمجھ جاتے۔ آئندہ کا جھگڑا اُٹھ جاتا۔ فرمایئے۔ اس کا کیا جواب دے سکتے ہو۔

✣ بعض عیسائی صاحبان خیال کرینگے۔ کہ پلاطوس کے سامنے یسوع نے اپنے ابن اللہ ہونیکا اقرار کیا تھا۔ مگر یہ غلط ہے۔ بلکہ پلاطوس کے سامنے یہودیوں کے بادشاہ ہونیکا اقرار کیا تھا دیکھو متی ۲۷/۱۱ و مرقس ۱۵/۲ و یوحنا ۱۸/۲۹۔ مگر ابن اللہ کا اقرار یہود کی صدر مجلس میں غیر صریح الفاظ میں کیا تھا جس کا رسول نے ذکر نہیں کیا۔ متی ۲۶/۶۴ اور ابن اللہ کا اقرار معمولی بات ہی۔ دیکھو زبور ۸۲/۶

یہودی کبھی تثلیث کے قائل نہیں

سب سے زیادہ غور طلب یہ بات ہے۔ کہ کثرت فی الوحدت کے یہودی قائل ہیں۔ یا نہیں۔ نبیوں کے شاگرد۔ نبیوں کی کتابوں کے مالک۔ انکی کیا رائے ہے۔ اور کیا وہ انکی رائے آسمانی کتابوں کے مطابق ہے۔ یا مخالف ہے۔

پس یاد رہے۔ کہ یہودی شروع سے لیکر آج تک اس کثرت فی الوحدت کے قائل نہیں ہیں۔ اور وہ قائل بھی کیونکر ہو سکتے تھے۔ جبکہ تمام موسوی شریعت ہمیشہ یہی سکھاتی رہی ہے اور سمجھاتی رہی ہے۔ کہ خدا ایک ہی ہے۔ اسکی ذات بے مثال ہے۔ وہ ہر آمیزش سے پاک اور اعلیٰ ہے۔ پھر خدا یہ سب باتیں بولا۔ اور کہا۔ کہ خداوند تیرا خدا جو تجھے زمین مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا۔ میں ہوں۔ میرے حضور تیرے لیئے کوئی دوسرا خدا نہ ہو۔ خروج ۲۰/۱

اب سوچنے کا مقام ہے۔ کہ یہاں پر تثلیث کا ذکر تک ندارد۔ پس کس طرح یہودی اس کثرت کے قائل ہوں۔ کبھی خواب میں بھی خدا نے ان سے یہ نہیں کہا۔ کہ تثلیث میں میری پرستش کرو۔ پھر کیا حضرت یسوع مسیح توراۃ یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آئے تھے۔ وہ تو خود فرماتے ہیں "یہ نہ سمجھو۔ کہ میں توراۃ یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں .... منسوخ نہیں۔ بلکہ پورا کرنے آیا ہوں" متی ۵/۱۷ - عہد عتیق میں تو تثلیث کا نام تک ندارد ہے۔ اور اشارہ تک نہیں۔ کہ اَب و ابن و روح القدس تین اقانیم ہم قدم اور ہم قدر ہیں۔ اس آیت یعنی ۵/۱۷ کی پادری عماد الدین صاحب تفسیر کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ وہ فرماتا ہے۔ کہ میں نئی باتیں نہیں سکھلاتا۔ وہی پرانی باتیں بحال کرتا ہوں۔ جن کو تم نے درست طور پر نہ سمجھا انہیں کی توضیح کرتا ہوں۔ تم نے اپنی حدیثوں اور اقوال کی آمیزش سے گوشت کو سخت ہڈی بنا دیا ہے۔ خدا کی خالص باتیں تمہارے ہاتھ سے نکل گئیں۔ وہی خالص سونا تمھیں دکھلاتا ہوں۔ یہ گمان نہ کرو۔ کہ میں پرانے کو ہٹا کر نیا تمھیں دیتا ہوں۔ نہیں وہی پرانی باتیں ہیں۔ جنہیں پورا کرنے آیا ہوں۔ توریت یا نبیوں کی کتابیں یعنی کل پرانا عہد نامہ۔ گویا فرماتا ہے۔ کہ جس چٹان پر تمہارے قدم قائم ہیں اسے برباد کرنے نہیں آیا ہوں۔ یہ خطاب دینداروں کی طرف ہے۔ دیکھو متی کی تفسیر صفحہ نمبر ۴۳ و ۴۷۔ مطبوعہ ۱۸۷۵ء

اب ایک فقرہ اس تفسیر کا قابلِ غور ہے۔ نئی باتیں نہیں سکھلاتا ہوں۔ وہی پرانی باتیں

بحال کرتا ہوں۔ پھر فرمائیے۔ تثلیث بھی پُرانی تھی۔ تو بائبل کا حوالہ دو۔ کہ فلاں جگہ عہد عتیق میں اب و ابن و روح القدس کی پرستش کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس وقت تو صرف ایک خدا کی پرستش کی ضرورت تھی۔ توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے مسئلہ کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ تو پھر یہ مسئلہ بعد میں کس طرح پیدا ہوُا۔ پھر پادری عماد الدین صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت یسوع مسیح نے فرمایا کہ جن باتوں کو تم نے اچھی طرح نہیں سمجھا اُنہی کی توضیح کرتا ہوں۔ مسئلہ تثلیث فی التوحید کی کونسی توضیح کی ہے۔ کم ازکم یہ کہہ دیتے۔ کہ دیکھو تثلیث ضروری مان لو۔ خدا کا حکم ہے۔ پُرانے عہدنامے میں فلاں جگہ صاف لکھا ہے۔ کہ اَب و ابن و روح القدس کی پرستش کرو۔ مگر حضرت یسوع مسیح نے ہرگز ایسا نہیں کیا۔ بلکہ آپ نے صاف اقرار کیا۔ کہ خدا ایک ہے۔ نہیں تو پھر پادریصاحبان دکھاویں۔ کہ تثلیث کا مسئلہ حضرت مسیح علیہ السلام نے یہود کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور اُنہوں نے اعتراض کیا۔ پھر آپ نے فلاں فلاں عقلی و نقلی دلائل سے ان کو سمجھایا۔ مگر بھلا آپ کہاں سے ایسا دکھائیں گے۔

عیسائیوں کی تثلیث کی دلیل

عام طور پر پادریصاحبان ایک نعلیہ دلیل سے تثلیث ثابت کیا کرتے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ وہ دلیل یہ ہے:۔ پیدائش ۱/۲۶ و ۳/۲۲ میں خدا نے اپنے لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ یعنی کہا ہے۔ تب خدا نے کہا۔ کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اور اپنی مانند بناویں۔ پیدائش ۱/۲۶۔ خداوند خدا نے کہا۔ دیکھو۔ کہ انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ پیدائش ۳/۲۲۔

اب پہلی جگہ کہتا ہے۔ کہ انسان کو ہم اپنی مانند بناویں۔ بس معلوم ہوُا۔ کہ خدا کی ذات اکیلی نہیں۔ بلکہ ہم صیغہ جمع کا ہے۔ یہ کثرت کو چاہتا ہے۔

اب یہاں پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کا لفظ صرف تین کے مجموعہ پر ہی نہیں بولا جاتا۔ بلکہ تین سے زیادہ پر بولا جا سکتا ہے۔ پھر تین کی تخصیص کیوں کی گئی۔ کیوں اس کے بجائے ۳ کے ۴ مراد نہ لئے جاویں۔ اگر یہ کہا جاوے کہ تین کا ذکر ملتا ہے۔ اور چوتھے کا ذکر نہیں ملتا۔ اس لئے تین کی تخصیص کی گئی۔ تو اسکے جواب میں ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ ملک صدق میں ایسی صفات پائی جاتی ہیں۔ کہ اسکو بھی اقانیم میں داخل کیا جاوے۔ ملک صدق

اول تو اپنے نام کے معنے کے موافق راستبازی کا بادشاہ ہے۔ اور پھر شالیم یعنی صلح کا بادشاہ۔ وہ بے باپ۔ بے ماں۔ بے نسب نامہ ہے۔ نہ اسکی عمر کا شروع۔ نہ زندگی کا آخر۔ بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا دیکھو۔ عبرانیوں ۷/۳۔ پس اگر ایک فرقہ پیدا ہو جاوے جو ملک صدق کا معتقد ہو تو وہ یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ ملک صدق بھی اقانیم میں سے ایک اقنوم ہے۔ پھر دوسری جگہ کہتا ہے۔ کہ دیکھو۔ انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ پیدائش ۳/۲۲۔ پس معلوم ہُوا۔ کہ یہاں بھی خدا کی ذات اپنے کثرت اقانیم کو چاہتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کا کیا مطلب ہے ایک کی مانند ہو گیا۔ وہ کون ایک تھا۔ کیا بیٹے کی مانند ہو گیا۔ کیونکہ اس نے بھی تجسم اختیار کر کے انسان بنا تھا۔ اور اگر واقعی وہاں ایک کا مطلب بیٹا ہی تھا۔ تو پھر اتانا سیوس کی ہدایت نمبر ۷ غلط ٹھہرتی ہے۔ کیونکہ وہاں اقرار یہ کرنا پڑتا ہے۔ جیسا اَب ویسا ابن۔ ویسا روح القدس۔ پھر ایک کی مانند کا کیا مطلب۔ ہر ایک کی مانند ہو گیا۔ کیونکہ ہم کا لفظ اصلی ذات پر اطلاق کرتا ہے۔

دوئم۔ اسوقت تو ابھی ابن الوہیت میں اَب اور روح القدس کے برابر تھا۔ دیکھو اتاناسیوس کی ہدایت نمبر ۶۔ آب و ابن و روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر عظمت ازلی یکساں۔ پھر ایک کی مانند سے بیٹا کیونکر مراد لیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہاں امر واقع شدہ کا ذکر ہے۔ نہ آئیندہ کا۔

سوئم۔ اگر انسان نیک و بد کی پہچان میں ابن کی مانند ہو گیا تھا۔ تو انسان تو کوئی گناہ سے پاک نہیں۔ کیا اسوقت ابن بھی انسان ہی تھا۔ اسی واسطے اسکی مانند انسان ٹھہرا۔ تو پھر ابن بھی اسی طرح نیک و بد کی پہچان میں ہُوا۔ جیسا آدم یا نسل آدم۔

چہارم۔ پس ہم کیا کہیں۔ کیا شریعت گناہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ البتہ بغیر شریعت کے مَیں گناہ کو نہ پہچانتا۔ رومی ۷/۷۔ پھر دوسرے مقام پر کہتا ہے۔ جہاں شریعت نہیں۔ وہاں گناہ محسوب نہیں ہوتا۔ رومی ۵/۱۳

پس اب حضرات پادری صاحبان فرما دیں۔ آدم کس طرح نیک و بد کی پہچان میں ایک کی مانند ہو گیا تھا۔ نیک و بد کی پہچان تو شریعت سے ہوتی ہے۔ کیا آتے ہی شریعت مل گئی تھی۔ یا نیک و بد کی پہچان کا درخت کھانے سے یہ تمیز ملی تھی۔ پیدائش ۳/۷

بھلا اگر پیدائش کی ان دو آیات سے کثرت ثابت ہوتی ہے۔ تو پھر احبار سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ "پھر خدا نے موسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا۔ بنی اسرائیل کی ساری جماعت کو کہہ۔ اور انہیں فرما۔ کہ تم مقدس ہو۔ کہ مَیں خداوند تمھارا خدا قدوس ہوں۔" احبار ۱۹/۱۔ پھر خروج سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ "خداوند تیرا خدا جو تجھے زمین مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا۔ مَیں ہوں۔ میرے حضور تیرے لیئے دوسرا خدا نہ ہو۔" خروج ۲۰/۱

تو کیا اس جگہ جب دو بار خدا نے اپنے لیئے مَیں کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس سے کیا مراد لی جاسکتی ہے۔ یہاں ہم کا صیغہ کیوں استعمال نہ کیا گیا۔

اور پھر خروج ۳/۱۴ کا حوالہ دے کر متی ۱۴/۲۷ سے مسیحی صاحبان تطبیق کیا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح نے جو کہا۔ مَیں ہوں۔ اس کا مطلب خروج ۳/۱۴ سے صاف کھل جاتا ہے۔ یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کا مطلب یہ تھا۔ کہ مَیں خدا ہوں۔ اور یہی لفظ خدا نے خروج ۳/۱۴ میں اپنے لیئے استعمال کیا تھا۔ دیکھو متی کی تفسیر مصنفہ پادری عماد الدین صفحہ نمبر ۲۶۱۔

یہ دلیل بعینہٖ ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ ایک ہندو کہے۔ کہ حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہا ہے۔ ؎

بشنو از نَے چوں حکایت مے کند ٭ واز جدائیہا شکایت مے کند

اسجگہ بشنو سے مراد ہندوؤں کے وہی بزرگ ہیں جو بانسری بجایا کرتے تھے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ پادری صاحب اقرار نہ کریں۔ کہ واقعی جلال الدین رومی نے ہندو مذہب کی صداقت پر مُہر کر دی ہے۔

مگر پادریصاحان کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے یہاں ہم کا لفظ کیوں استعمال نہیں کیا۔ تا تثلیث ثابت ہو جاتی۔ اور بعد کے لیئے ثبوت بھی رہ جاتا۔ اور پیدائش کے ہر دو ابواب سے تطبیق بھی ہو جاتی۔

اور پھر جو خروج ۳/۱۴ سے اگلی آیت یعنی ۳/۱۵ میں لکھا ہے۔ "اور اس نے کہا تو

بنی اسرائیل سے یوں کہو۔ کہ وہ جو ہے۔ اس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے"✣

اس وہ جو ہے۔ کی تطبیق حضرت مسیح علیہ السلام کے اپنے کلام سے کس طرح ثابت کروگے کیا وہی الفاظ جن سے کچھ آپ کا مطلب بن سکے۔ قابل بحث ہو سکتے ہیں؟

خود بعض انگریز پادری صاحبان عموماً اردو بولتے وقت ہم کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ پس کیا صرف ہم کا لفظ استعمال کرنے سے تثلیث ثابت ہو جاتی ہے؟

پھر بعض دیسی پادری صاحبان اپنے لیئے میں کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ پس کیا اس سے یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ نعوذ باللہ خدا کی برابری کرتے ہیں؟ کیا ہی عمدہ دلائل اور تفاسیر ہیں۔ دلیل اور تفسیر کا خاتمہ تو آپ لوگوں نے کر دیا۔

پہلا ثبوت

پولوس رسول تمطاؤس کو پہلے خط میں لکھتے ہیں۔ جہاں یہ پہلا باب ختم ہوتا ہے:۔

"اب ازلی[1] ۔غیر فانی[2] ۔ان دیکھے بادشاہ[3] ۔ واحد خدا[4] کی عزت اور تمجید ابدالآباد ہوتی رہے" دیکھو تمطاؤس ۱/۱۷

کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ ایسی فیصلہ کر دینے والی آیت پڑھ کر بھی پادری صاحبان تثلیث ہی کو مانتے ہیں۔ غور فرماویں۔ کہ اس جگہ ازلی[1]۔ غیر فانی[2]۔ ان دیکھے بادشاہ[3]۔ واحد خدا[4]۔ یہ چار صفات خدا کے بیان کیئے ہیں۔ اب دیکھتے ہیں یہ ہر چہار صفات کہاں تک تثلیث کے مؤید ہیں۔ نمبر ۱ ازلی۔ یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ خدا قایم بالذات ہی کبھی تغیرات کے دَور میں نہیں آتا۔ اب تثلیث کے مسئلہ پر نگاہ کرو۔ خدا جو ابدی ازلی قایم بالذات ہے۔ جب اس کا ایک اقنوم ثانی انسان بنا۔ تو کیا باقی پورا رہ گیا۔ اگر یہ کہو۔ کہ باقی ہر دو اقانیم کہیں مقید نہ تھے۔ بلکہ اس کے ساتھ تھے۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ نہ صرف اقنوم ثانی مجسم ہُوا۔ بلکہ ہر ثلاثہ اقانیم مجسم ہوئے۔ اور پھر یہ آیت کہ خدا نے

✣ "وہ جو ہے" کا جملہ ۱۹۰۳ء کی عہد عتیق کی خروج کی کتاب میں بڑے موٹے قلم سے لکھا ہُوا ہے۔ اور برخلاف اسکے "میں ہوں" کا جملہ باریک قلم سے۔ منہ

جہان کو ایسا پیار کیا۔ کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا۔ تا جو کوئی اس پر ایمان لاوے۔ ہلاک نہ ہو۔ غلط ٹھہریگی۔ پس یہی ماننا پڑے گا۔ کہ صرف اقنوم ثانی ہی مجسم ہوا۔ پس اب کسی شخص سے پوچھ لو۔ کہ تین میں سے جب ایک الگ کیا جاوے۔ تو باقی دو ہی رہ جاتے ہیں۔ پھر اگر یہی کہیں گے۔ کہ ہو سکتا ہے۔ اقنوم ثانی کے ساتھ ہی باقی ہر دو اقانیم بھی ہوں۔ تو اتاناسیوس کے عقیدہ کی ہدایت نمبر ۳ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ اور نیز ہدایت نمبر ۱۹ پر اعتراض پڑتا ہے۔ کیونکہ اس میں صاف اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ ہر ایک اقنوم جداگانہ خدا اور خداوند ہے۔ پس کچھ ضرورت نہیں۔ کہ یہ کہا جاوے۔ کہ باقی ہر دو اقانیم بھی بوقت تجسم اقنوم ثانی کے ہمراہ ہوں۔

غیر فانی۔ یعنی خدا کی ذات میں کبھی فنا نہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ تک رہیگا۔ اگر بموجب اتاناسیوس کے عقایدنامہ کی ہدایت نمبر ۱۹ کے ہر ایک اقنوم جداگانہ خدا اور خداوند ہے۔ تو ایک اقنوم جو بروئے ہدایت نمبر ۹ کے غیر محدود تھا۔ اس نے اوّل تو محدود جسم میں حلول کیا۔ پھر صلیب پر وفات پائی۔ پس اگر ایک اقنوم فانی ہو سکتا ہے۔ تو باقی ہر دو اقنوم بھی فانی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ بموجب ہدایت نمبر ۲۵ کے کہ تثلیث کے اقانیم میں کوئی مقدم* یا موخر نہیں۔ کوئی کبیر یا صغیر نہیں۔ یہ ماننا پڑے گا۔ اور اگر کہو۔ کہ صرف انسانیت کے لحاظ سے وہ فانی ہوا۔ تو بتاویں۔ کہ سات صلیبی اقوال میں سے جو اخیر کا تھا اس کا کیا مطلب ہے۔ یعنی "اے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھ میں سونپتا ہوں" کونسی روح سونپی گئی۔ انسانیت کی روح۔ تو اس پر مندرجہ ذیل اعتراض وارد

---

* اگرچہ اتاناسیوس کا زبانی ہے۔ کہ کوئی مقدم یا موخر نہیں۔ مگر عملاً و فعلاً کبھی بھی اس پر پابند نہیں رہتے۔ کیا گرجا میں کوئی عیسائی حمد آب و ابن و روح القدس کی ہو۔ اسکی ترکیب بگاڑ کر یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ حمد روح القدس و ابن و آب کی ہو۔ منہ

ہوتے ہیں:-

اوّل - یہ معمولی روح بھی ایک طرح سے فانی نہیں۔ اس سے ضرور آخرت میں حساب لیا جائے گا۔ تو کیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ معمولی انسانی روح ابھی تک زندہ ہے یا نہیں؟

دوئم - اب جبکہ حضرت مسیح پھر باقی اقانیم میں ملکر تثلیث فی التوحید کا ایک اقنوم بن گیا ہُوا ہے۔ تو اسکو اب اِس معمولی انسانی روح سے کیا تعلق ہے؟

Digitized by Khilafat Library

سوئم - دو روحیں ایک جسم میں کسطرح حلول ہو سکتی ہیں؟

چہارم - جب حضرت مسیح جلال کے تخت پر بیٹھ کر تمام انسانی روحوں کا انصاف کریں گے۔ تو اس وقت آپ کی انسانی روح کہاں ہو گی۔ کیا وہ بھی باقی روحوں میں شامل اور محاسبہ میں داخل ہو گی؟

ان دیکھے بادشاہ - خدا کی ذات کو مادیات سے نہیں دیکھ سکتے۔ پولوس رسول اس بات کا اقرار کرتا ہے۔ کہ خدا اَن دیکھا بادشاہ ہے۔ پس بموجب عقیدہ اتاناسیوس کی ہدایت نمبر ۶ و ۷ کے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بموجب اعمال ۹/۱-۱ اور کرنتھیوں نمبر ۱ ۱۵/۶-۸ جہاں لکھا ہے۔ کہ پولوس کو بھی حضرت مسیحؑ دکھائی دیئے۔ اور کئی شاگردوں نے بھی حضرت مسیحؑ کو دیکھا۔ یعنی اسوقت جبکہ وہ اپنے باپ کے پاس جا چکے تھے۔ اس کے بعد بموجب کرنتھیوں نمبر ۱ ۱۵/۶-۸ بہتوں کو مع پولوس دکھائی دیئے۔ اور پولوس خود بھی اقراری ہیں۔ تو پھر پولوس کا یہ کہنا چہ معنی دارد۔ کہ وہ اَن دیکھا بادشاہ ہے۔ کیونکہ ہدایت نمبر ۶ و ۷۔ اور ہدایت نمبر ۲۶ کے موافق خدا کو دیکھ چکا تھا۔ اور پھر ہدایت نمبر ۱۹ بھی اس بات کو ظاہر کرتی ہے۔ کہ ہر ایک اقنوم جداگانہ خدا اور خداوند ہے۔ اور نیز ہدایت نمبر ۲۶ کے تحت سب ہم قدر اور ہم قدم ہیں۔ پس پھر بتاؤ۔ کہ اس عقاید نامہ کی رو سے تو وہ خدا کو مع بہتوں کے دیکھ چکا تھا۔ پھر اَن دیکھا بادشاہ کیوں کہا؟

پولوس کے اس قول کی ذرا تفسیر کرکے سُناؤ تو سہی۔ تا پتہ لگ جائے۔

واحد خدا[۴]۔ اے ناظرین غور کرو۔ واحد خدا۔ کوئی آدمی کہیا کہے۔ دیکھو صاف لکھا ہے۔ کہ واحد خدا۔ پھر یہ جو فی الواحد کہا جاتا ہے۔ نامعلوم کہاں سے آگیا۔ کوئی فلسفہ نہیں۔ کوئی منطق نہیں۔ تمام ریاضی کا علم بے معنی ہوگیا۔ کیونکہ کوئی عاقل یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ تین میں کا اور ایک میں کا تین کس طرح ہوتا ہے۔ صاف عیسائیوں کا رسول اقرار کرتا ہے۔ کہ خدا واحد ہے۔ اے حضرت عیسائی صاحبان۔ اب بتاؤ۔ کہ آئی سال جو عبد المسیح اور اضحاق کندی شامی کے مناظرہ کی کتاب پڑھکر یہ بات زبانی یاد کر لیتے ہو۔ کہ مسلمان بتا دیں۔ انکا خدا نوعیت کے لحاظ سے واحد ہے۔ یا جنسیت کے لحاظ سے واحد ہے۔ اس کا جواب رسول پولوس سے ہی پوچھ لو۔ کچھ ضرورت نہیں۔ کہ مسلمانوں پر یہ فضول اعتراض کرو۔ دیکھو تمھارا رسول کہتا ہے۔ کہ خدا واحد ہے۔ پس رسول سے پوچھو۔ کہ نوعیت کے لحاظ یا جنسیت کے لحاظ سے۔ کس لحاظ سے خدا واحد کہا گیا ہے۔ پھر خیال کرنے کا مقام ہے۔ کہ عیسائی لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اقتباس شدہ آیات زبانی یاد کراتے ہیں۔ اور جب بچے سُناتے ہیں۔ کہ۔ ہمیشہ کی زندگی یہ ہے۔ کہ وہ تجھ کو اکیلا سچّا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے۔ جانیں یوحنا [۱۷/۳]۔ اب یہاں پر توراۃ کی ضرورت نہیں۔ اناجیل کی ضرورت نہیں۔ یہ الہامی آیت بچے پڑھتے ہیں۔ اور بڑے لوگ اسے سُن کر غور نہیں کرتے۔ ہمیشہ کی زندگی کس کی ہے۔ جو تجھے اکیلا سچا خدا جانے۔ اور پھر یسوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے یعنی تیرا رسول ہے۔ جانیں۔ اب دوسرے پہلو پر غور فرماویں۔ کہ جب یسوع مسیح دنیا پر آگئے۔ اسوقت یہ لفظ۔ اکیلا۔ خدا پر کس طرح اطلاق پا سکتا ہے۔ کیونکہ اب تو خدا اقانیم ثلاثہ کا مجموعہ نہیں تھا۔ یسوع مسیح کو اس نے بھیجدیا تھا۔ پھر کس طرح بغیر اقنوم ثانی کے اکیلا سچّا خدا۔ خدا ہو سکتا ہے۔ دیکھو اس آیت سے صاف یہی ظاہر ہے کہ خدا اکیلا ہے۔ اور یسوع اس کا بھیجا ہُوا۔

اے میرے عیسائی دوستو! اتاناسیوس کی عقیدہ کی ہدایات نمبر ۱-۲-۳ سے

ہرگز نہ دوڑو۔ انصاف کرو۔ کہ یہ ہدایات۔ کہ جو کوئی نجات کا وارث ہونا چاہتا ہے کاتلک کلیسیا کا یہ ایمان کہ ہم تثلیث میں توحید کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کریں۔ اور جو یہ ایمان نہ رکھے۔ وہ ابدی ہلاکت میں پڑے گا۔ یہ یسوع مسیح نے نہیں کہا۔ بلکہ خود اتاناسیوس کا عقیدہ ہے۔ اس کی تفصیل۔ تورات۔ صحف الانبیاءؑ۔ اناجیل میں کہیں نہیں ہے۔ پس کیوں عقل سے کام لے کر اس عقیدے کو ترک نہیں کرتے ہو۔

تیرھویں بات: بھلا غور فرماویں۔ کہ ہدایت نمبر ۱۰ سے لیکر ہدایت نمبر ۲۰ تک کیا لکھا ہے۔ کیا کوئی ریاضی دان۔ کوئی عالم اس کو سمجھ سکتا ہے۔ کیا اگر آپ کسی دکان والے سے تین انار خرید کریں۔ اور پھر قیمت ایک انار کی دیویں تو یہ قیمت وہ لے لیگا۔ خیال فرماویں۔ کہ ہدایت نمبر ۱۵ یعنی ویسا ہی اب خدا۔ ابن خدا۔ روح القدس خدا۔ پھر اس کا نتیجہ ہدایت نمبر ۱۶ میں کیا لکھا ہے۔ کہ تسپر بھی تین خدا نہیں۔ بلکہ ایک خدا ہے۔ کیا ظاہر کرتا ہے۔

ایک سوال ہدایت نمبر ۲۵ و ۲۶ کے زیر اصول لکھتا ہوں۔ اس کا جواب ہدایت نمبر ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ کے رو سے کوئی عیسائی ریاضی دان بتائے۔ دیکھیں کیا جواب بتائے گا۔

سوال۔ ایک دکاندار ایک باغ کے ایک درخت پر کی ایک ٹہنی کے تین سیب بازار میں لایا۔ اور چاہا۔ کہ ان کو فروخت کر کے پیسے وصول کروں۔ ایک جنٹلمین ان تین سیب کو جو ایک ہی وقت میں درخت پر لگے تھے۔ اور مساوی وزن کے تھے۔ خرید کر کمرے میں لے آیا۔ چھیلکر اور صاف کر کے میز پر رکھے۔ کیا کوئی دوسرا عیسائی ریاضی دان۔ خواہ بی۔ اے ہو۔ خواہ ایم۔ اے۔ ان تین جداگانہ سیبوں کو تین دیکھ کر ایک کہیگا؟

قرآن شریف کی صداقت پر

ایک تازہ شہادت

آج جو عالمگیر جنگ دنیا میں ہو رہی ہے اور جسکی ابتداء آسٹریا اور جرمنی کی طرف سے ہوئی یہ عالمگیر جنگ جہاں اور بہت سی پیشگوئیوں کو پورا کرکے خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ کی سچائی کی گواہی دے رہی ہے ایسا ہی یہ قرآن شریف کی ایک عجیب پیشگوئی کو پورا کرکے قرآن شریف کی صداقت پر باواز بلند شہادت دے رہی ہے۔ یہ تو ناظرین کو معلوم ہے کہ کسطرح خواہ مخواہ آسٹریا اور جرمنی نے یورپ کی بہت سی سلطنتوں کے ساتھ جنگ چھیڑ دی ہے۔ کسطرح آسٹریا نے ایک موقعہ کو غنیمت سمجھ کر سرویا پر حملہ کر دیا اور کسطرح جرمنی نے اس موقعہ سے فائدہ اُٹھا کر ایک طرف روس پر حملہ کر دیا اور دوسری طرف فرانس پر حملہ کرنیکے لئے بلجیم کو روندنا شروع کر دیا۔ اور چونکہ انگلستان کا بموجب قومی معاہدات کے فرض تھا کہ وہ بلجیم اور فرانس کو جرمنی کی تعدی سے بچائے اور اگر وہ اس موقعہ پر خاموش بیٹھی رہتی اور بلجیم اور فرانس کو جرمنی کچلتا اور روندتا رہتا اور انگلستان کے پاس سے جرمنی کے جہاز گذر کر فرانس پر حملہ کرتے اور انگلستان ہاتھ پر ہاتھ رکھکر یہ نظارہ دیکھتا رہتا اور اپنے مظلوم پڑوسیوں کی حمایت کیلئے ہاتھ پاؤں نہ ہلاتا جنکی حفاظت بموجب معاہدات قومی اسکا فرض تھا تو انگلستان کی یہ خاموشی اسکی عزت پر ایک ایسا دھبہ ہوتا جسکو کوئی چیز دھو نہ سکتی۔ اسلیئے انگلستان کی غیرت نے برداشت نہ کیا کہ اُسکے پڑوسی ایک حملہ آور قوم کے پاؤں کے نیچے روندے جائیں اور کچلے جائیں اور وہ خاموش بیٹھی رہے اسلیئے اُس نے ظالم کے مقابل میں مظلوم کی حمایت کرنیکا بیڑا اُٹھایا اور اگرچہ ایسا کرنے میں اُسکو بہت سا مال اور بہت سی قیمتی جانیں بھی قربان کرنی پڑیں مگر اُس نے اڑے وقت میں اپنے دوستوں اور پڑوسیوں کی مدد کرنیسے دریغ نہیں کیا۔ اور ایسا کرنا عین اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا۔ یعنی ایک دوسرے سے بغض اور حسد نہ رکھو اور اپنے دوستوں کا ساتھ مصیبت کے وقت نہ چھوڑو۔ اور اللہ کے فرمانبردار اور آپسمیں بھائی بھائی بنجاؤ۔

مگر ناظرین یہ دیکھکر تعجب کرینگے کہ جرمن بھی مسیحی مذہب کا پیرو اور آسٹریا بھی مسیحی مذہب کا پیرو ہے اور جنکے ساتھ انہوں نے جنگ چھیڑ دی ہے وہ بھی مسیحی ہی ہیں۔ جن قوموں پر یہ حملہ آور ہوئے ہیں جب وہ بھی مسیحی ہی ہیں اور چاہیئے کہ سب مسیحی آپسمیں بھائی بھائی ہوں تو پھر یہ قومیں اپنے مسیحی پڑوسیوں پر کیوں حملہ آور ہوئیں۔ اور کیوں انکے دل میں فرانس۔ انگلستان اور روس

کی نسبت اسقدر عداوت اور بغض ہے۔ مگر ناظرین کو تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ قرآن شریف کی پیشگوئی ہے جو پوری ہو رہی ہے۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ومن الذین قالوا انا نصارےٰ اخذنا میثاقھم فنسوا حظا مما ذکروا بہ فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الیٰ یوم القیمۃ وسوف ینبئھم اللہ بما کانوا یصنعون۔ یعنی ان لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ ہم مسیحی ہیں ہم نے عہد لیا اور جو تعلیم انکو دیگئی تھی اسکا بڑا حصہ وہ بھول گئے ہیں پس ہم نے انکے درمیان عداوت اور بغض ڈالدیا ہے اور یہ دشمنی قیامت تک رہے گی۔ دیکھو یہ کیسی زبردست پیشگوئی ہے جسکا دامن قیامت تک جاتا ہے۔ کیا خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی اور ذات اتنے لمبے زمانہ کے متعلق ایسی قیمتی پیشگوئی کر سکتی تھی اور پھر دیکھو یہ پیشگوئی کیسی صفائی سے پوری ہو رہی ہے جو لوگ مسیحی ممالک کی تاریخ سے واقف ہیں یا جو لوگ موجودہ پولٹیکل حالات سے آگاہی رکھتے ہیں وہ اس امر کی شہادت دینے سے رک نہیں سکتے کہ یہ پیشگوئی ایک نہایت ہی سچی پیشگوئی ہے۔ خود مسیحی قومیں اس پیشگوئی کی صداقت سے انکار نہیں کر سکتیں۔ کہاں ہے وہ شخص جو یہ کہہ سکے کہ یہ پیشگوئی سچی نہیں ہے۔ پادری صاحبان یوں تو بہت اعتراض کیا کرتے ہیں کہ قرآن شریف خدائے تعالیٰ کا کلام نہیں مگر وہ بعض مسیحی اقوام کیطرف دیکھیں کہ وہ اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کو پورا کرکے قرآن شریف کی صداقت پر مہر لگا رہی ہیں۔ دیکھو انگلستان کروڑوں روپیہ ہر سال جنگی جہازوں پر خرچ کر رہا ہے وہ کیوں؟ کیا وہ کسی ملک پر حملہ کرنیکے لیئے ایسا کر رہا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پھر کس لیئے اسقدر روپیہ خرچ کر رہا ہے۔ کیا بے فائدہ روپیہ کو ضائع کر رہا ہے۔ پادری صاحبان! سچ بتاؤ کیا انگلستان کا ہر سال کروڑوں روپیہ جنگی سامان پر خرچ کرنا قرآن شریف کی پیشگوئی کی سچائی پر ایک گواہی نہیں۔ کون نہیں جانتا کہ انگلستان کسی پر حملہ کرنے کیلئے بلکہ اپنے دشمنوں سے اپنے ملک کی حفاظت کرنیکے لیئے اسقدر روپیہ خرچ کر رہا ہے۔ اور وہ دشمن کون ہیں۔ کیا وہ مسیحی نہیں جنکے حملے کا اسکو خوف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ سمندر پار ایک قوم ہے جسکے دل میں انگلستان کی نسبت بغض اور عداوت کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں اور موقعہ پاکر وہ ہرگز حملہ کرنیسے ٹلنے والا نہیں پھر بتاؤ کہ کیا فرانس کے دل میں جرمنی کے متعلق خوف نہ تھا۔ پھر یہ عداوت آجکی نہیں یورپ کی تاریخ گواہی دیتی ہے کہ یہ عداوت صدہا سال سے چلی آتی ہے اور یورپ کی مسیحی قومیں ایک دوسرے پر حملہ آور ہوکر قرآن شریف کی صداقت کی ہمیشہ گواہی دیتی رہی ہیں۔ پس اے پادری صاحبان! کیا اب بھی آپ صاحبان قرآن شریف کی سچائی سے انکار کرو گے۔ اگر اب بھی انکار کرو گے تو یہ محض تعصّب اور ضد کی وجہ سے ہوگا۔ ورنہ قرآن شریف نے خود تمہارے ہی بھائیوں سے اپنی نسبت گواہی دلواکر اپنی سچائی کا ثبوت دیدیا ہے۔ فتدبروا یا اولی الابصار؂

غیر معمولی رعایت

دفتر میگزین کی کتابوں میں بہ تقریب جلسہ سالانہ ۲۵ - دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء سے ۲۴ - جنوری سنہ ۱۹۱۵ء تک غیر معمولی رعایت کیجاتی ہے - ایسا ہی ان ایام میں ریویو اردو سنہ ۱۹۰۴ء و سنہ ۱۹۰۷ و ۱۹۰۸ء و سنہ ۱۹۱۳ء لغایت سنہ ۱۹۱۴ء اور ریویو انگریزی سنہ ۱۹۰۳ء و سنہ ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۷ و ۱۹۰۸ء و سنہ ۱۹۱۳ء لغایت سنہ ۱۹۱۴ء نصف قیمت پر فروخت کیا جاوے گا - احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں قیمت نقد لیجاویگی - ۲۴ - جنوری کے روانہ کیے ہوئے خطوط بھی اس رعایت میں شامل کیے جاویں گے ۔

مینجر ریویو آف ریلیجنز - قادیان

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
اربعین نمبر ۱ و ۲	۲ر	۱ر	تذکرۃ الشہادتین اردو	۵ر	۳ر
الوصیت	۱ر	۰ر	؍؍ فارسی	۳ر	۲ر
اجرومیہ عربی	۰ر	—ر			
اظہار حق	۵ر	۳ر	تقریرین ؍؍	۲ر	۱۰ر
اوامر نواہی قرآن وحدیث	۹ر	۵ر	تحفہ قیصریہ ؍؍	۲ر	۱۰ر
براہین احمدیہ مکمل چہار جلد	[illegible]	[illegible]	تحفہ ندوہ ؍؍	۰ر	—ر
برکات الدعا	۲ر	۱ر	جنگ مقدس ؍؍	۶ر	۰۴ر
پارہ الٓم وسیقول	۲ر	۱ر	حمامۃ البشریٰ عربی مترجم اردو	۸ر	۶ر
			حجۃ الاسلام اردو	۱ر	۰ر
سرمہ چشم آریہ اردو	۱۲ر	۱۰ر	حضرت اقدس کا ریویو	۰ر	—ر
سلسلہ دینیہ اردو عربی	[illegible]	۰ر	خطبہ الہامیہ عربی مترجم اردو و فارسی	[illegible]	۱۰ر
ضرورت امام اردو	۱۰ر	۱ر	خزینۃ المعارف حصہ اول اردو	۴ر	۲ر
			؍؍ ؍؍ دوم	۸ر	۴ر
قرآن شریف خوشخط صحیح مجلد	[illegible]	[illegible]	خلافت راشدہ حصہ دوم ؍؍	۴ر	۳ر
مبادی الصرف اردو	۱۰ر	۱ر	دینیات کا رسالہ ؍؍	۱ر	۰ر
مکمل یسرنا القرآن عربی نو ترمیم	۲ر	۱ر	دعوت دہلی ؍؍	۱۰ر	[illegible]
نزول المسیح اردو	۴ر	۳ر	دعوت ندوہ ؍؍	۱۰ر	[illegible]
			دعوۃ الحق ؍؍	۱ر	۰ر
الحق لدھیانہ ؍؍	۶ر	۴ر	راز حقیقت ؍؍	۱ر	۰ر
الحق دہلی ؍؍	۸ر	۶ر	سیرۃ ابدال عربی	۱۰ر	[illegible]
اعجاز احمدی عربی	۳ر	۲ر	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب اردو	۲ر	۱ر
الہدیٰ عربی مترجم اردو	۶ر	۴ر	سناتن دھرم اردو	۰ر	[illegible]
ابطال الوہیت مسیح اردو	۱ر	۰ر	ستارہ قیصرہ ؍؍	[illegible]	[illegible]
اسلامی اصول کی فلاسفی	۵ر	۴ر	ٹیچنگز آف اسلام	۴ر	[illegible]

	اصلی	رعایتی
حیان القرآن اردو	۳ر	۱۰ر
فضل حق 〃	۱ر	۰ر
کشف الغطاء 〃	۲ر	۱ر
لغات القرآن حصہ اول 〃	عہ	۸ر
〃 〃 دوم 〃	عہ/۸	۱۲ر
لیکچر لاہور 〃	۱ر	۱ر
لیکچر سیالکوٹ 〃	۱۰ر	۱ر
مواہب الرحمٰن عربی مترجم اردو	۴ر	۲ر
نسیم دعوت اردو	۳ر	۱۰ر
متن اربعین عربی	ٹر	۰ر
حقیقت نماز اردو	۷ر	۳ر
ردّ چکڑالوی 〃	۵ر	۳ر
رسالہ اسلام انگریزی	۱۰ر	۱ر
رسول اللہ کے احکام کی تعمیل اردو	۳ر	۲ر
قصہ قارون ۱۶ صفحہ	۰ر	—
ٹیچنگز آف اسلام مجلد انگریزی	۱۴ر	۸ر
قاعدہ سنسکرت مع اردو ۱۰ صفحہ	۰ر	—
مسک العارف عربی	۱۰ر	۱ر
رسالہ گوشت خوری اردو	۲۰ر	۱ر
مکتوبات محمدیہ 〃	۴ر	۲ر
قصائد احمدیہ عربی	۶ر	۳ر
نماز مترجم	۰ر	—
تائید مسیح منظوم پنجابی	۲ر	۱ر
مسلمانوں کا خدا اور اسکے حضور دعا اردو	۲ر	۱ر
مجموعہ دین منظوم اردو	ٹر	۰ر
پنج ارکان اسلام منظوم 〃	۱ر	۰ر
تفسیر سورہ فاتحہ منظوم پنجابی	۱ر	۰ر
تفسیر پہلا پارہ 〃	۳ر	۱۰ر
شرح ترمذی حصہ اول عربی	عہ/۸	۱۲ر
〃 〃 ثانی 〃	عہ/۸	۱۲ر
قاعدہ اردو عربی نواب صاحب	۱ر	۰ر
سلاسل القراۃ حصہ سوم عربی	۳ر	۱۰ر
〃 〃 چہارم 〃	۴ر	۲ر
سلاسل التفضائل 〃	۱۰ر	ٹر
سلاسل التعلیم 〃	۲ر	۱ر
مباحثہ رامپور اردو	۲۰ر	۱ر
حیرت کی حیرانی حصہ اول 〃	۵ر	۲۰ر
〃 〃 دوم	۴ر	۳ر
باغ بہار متنی فضائل حضرت عمرؓ منظوم پنجابی	۱ر	۰ر
احمدی کلام 〃	۱ر	۰ر

	اصلی	رعایتی
ہدیہ ثاقب منظوم اردو	۲ر	۱ر
جام شہادت 〃 〃	۰ر	—ر
والتبیان 〃	۲ر	۱ر
سیحد اسدہ منظوم پنجابی	—ر	—ر کے دو
پارہ پنجم صحیح بخاری اردو مع نیل الاوطار	۸ر	۶ر
ہدیہ سعدیہ عربی مباہلہ علماء دربارہ حضرت مسیحؑ	۲ر	۱۰ر
براہین احمدیہ دوم ایڈیشن حصہ اول	۵ر	۴ر
〃 〃 〃 〃 دوم	۴ر	۳ر
〃 〃 〃 سوم	۱۰ر	۸ر
کتاب المسامرہ مصری عربی علم کلام	عہ/۳	۱۴ر
التقریر والتحبیر مصری علم اصول شرح ابن الہمام وبحاشیہ منہاج البیضاوی ۳ جلد	سے/۸	سے/۴
کشف الاسرار شرح المنار مصری علم اصول ۲ جزو عربی	سے/۱۰	عا
تقریب المرام شرح تہذیب الکلام مصری عربی جزو اول ودوم	عہ/۱۲	عہ
شفاء السقام مصری عربی	۶ر	۴ر
دقائق الاخبار فی ذکر الجنۃ والنار مصری عربی	۳ر	۲ر
شرح ابن حجر علی نخبۃ الفکر مصری عربی اصول حدیث	۲ر	۱۰ر
مختصر المعانی ومواہب الفتاح وعروس الافراح والایضاح شرح تلخیص المفتاح وحاشیۃ الدسوقی مختصر المعانی ۴ جزو مصری عربی	للعہ/۱۱	للعہ
سچائی کا اظہار اردو	۰ر	—ر
دین الحق 〃	۱۰ر	۵ر
سخن معقول 〃	—ر	—ر کے دو
الاستخلاف 〃	۳ر	۲ر
تفسیر پارہ اول مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب از نوٹ ہائے حضرت خلیفۃ المسیح اول	عہ/۴	۱۲ر
تفسیر پارہ دوم مذکورہ صدر	عہ/۴	۱۲ر
〃 سوم تا آخر سورہ بقرہ مذکورہ صدر	۱۴ر	۶ر
مکمل تفسیر سورہ بقرہ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب از نوٹ ہائے حضرت خلیفۃ المسیح اول	سے/۴	عہ/۱۴
تفسیر پارہ ۲۴ مذکورہ صدر	عہ	۶ر
〃 〃 ۲۵ 〃 〃	عہ	۶ر
〃 〃 ۲۶ 〃 〃	عہ	۶ر
مجموعہ فتاوی احمدیہ از ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول	عہ/۱۰	۱۰ر
〃 دوم		
〃 سوم		
پارہ الٓمّ مترجم ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول	۳ر	۲ر

کتاب	اصلی	رعایتی
پارہ عم مترجم	۳ر	۱ر
برہان الحق	۳ر	۱ر
صبر جمیل	۰ر	—ر
تحفہ سالانہ ۱۸۹۶ء	۸ر	۴ر
یادگار کریم	۰ر	—ر
مشکوٰۃ الانوار امام غزالی	۱۲ر	۶ر
روضۃ الفائق	۸ر	۴ر
کتاب المفتوح لمعرفۃ احوال الروح	۱۳ر	۶ر
فتاویٰ غیاثیہ	۶	عہ ر
جامع الصغیر جلد اول و دوم	۱۳ر	۶ر
شرح ذکریا علی ایساغوجی	۰۵ر	۳ر
ستیارتھ پرکاش مع ردّ مصنفہ مولوی ابو رحمت حسن صاحب	۴ر	۲ر
شت بچن برہمن مترجم جناب محمد عثمان خاں صاحب	۲ر	۱ر
ذخیرۃ الحبیب فی سیرۃ الحبیب	۱۳ر	۸ر
مطول ابو اللیث مطبوعہ استنبول	عہ ر	۸ر
آیات الرحمٰن۔ سید محمد احسن صاحب	۱ر	۰ر
اعلام الناس "	۳ر	۲ر
مکتوبات العارف شاہ ولی اللہ صاحب	۲ر	۰۱ر
اچھا عقیدہ "	۱ر	۰ر
عزیز الاقتباس شاہ عبد العزیز صاحب	۲ر	۰۱ر
کشف الغین فی شرح رباعیتین مطبع مجتبائی دہلی	ـہ ر	۰ر
مکتوبات محمدی شاہ ولی اللہ صاحب مع مناقب امام بخاری	۲ر	۱ر
وصیت نامہ مترجم اردو مع رسالہ دانشمندی شاہ ولی اللہ صاحب	۱ر	۰ر
" " مشرح " "	۰۱ر	ـہ ر
فیصلہ وحدۃ الوجود و الشہود شاہ ولی اللہ صاحب	۲ر	۱ر
ارشادات رحیمیہ مع رسالہ حضرت خواجہ باقی باللہ تصنیف شیخ عبد الرحیم صاحب والد شاہ ولی اللہ صاحب	۳ر	۲ر
تاویل الاحادیث اردو شاہ ولی اللہ صاحب	۶ر	۴ر
میزان العقائد شاہ عبد العزیز صاحب	۰۱ر	۱ر
ہوامع شرح حزب البحر شاہ ولی اللہ صاحب	۴ر	۰۲ر
فیض عام شاہ عبد العزیز صاحب	۱ر	۰ر
انفاس العارفین	عہ ر	۸ر
مجموعہ تسعہ رسائل شاہ رفیع الدین صاحب	۳ر	۲ر
الطاف القدس شاہ ولی اللہ صاحب	۶ر	۴ر

کتاب	اصلی	رعایتی
قرۃ العین شاہ ولی اللہ صاحب	۸ر	۶ر
کلمات الطیبات "	۱۲ر	۸ر
السر المکتوم "	۱ر	۰ر
معیار العلم و دیگر رسائل "	۳ر	۲ر
ضیاء الحکمت ترجمہ اردو تکشیف الحکمت	۱۰ر	۸ر
شجرہ طیبہ	ـہ ر	۰ر
کشف الالتباس مولوی سید محمد احسن صاحب	۱ر	۰ر
انوار اللہ در تصدیق حضرت مسیح موعود	۸ر	۶ر
تعلیم القرآن	۱ر	۰ر
الموعظۃ الحسنہ	۰۲ر	۱ر
سواء السبیل	۲ر	۱ر
تحذیر المؤمنین مولوی محمد احسن صاحب	۶ر	۴ر
اصول الشاشی مجتبائی پریس دہلی	۵ر	۳ر
ظہور المسیح۔ قاضی اکمل صاحب	۶ر	۴ر
گورنمنٹ اور جہاد	۱ر	۰ر
وید کی حقیقت	۱ر	۰ر
لیکچر مہر سنگھ	۰ر	—ر
اصلاح نظر	۲ر	۱ر
دھرم کی کسوٹی	۱ر	۰ر
ترک ویدیزم	۲ر	۱ر
عربی بول چال حصہ اول	۸ر	۰۵ر
" " دوم	۹ر	۶ر
اسلام کی ساتویں کتاب	۶ر	۴ر
" آٹھویں مصنفہ مولوی رحیم بخش	۴ر	۲ر
تکشیف الحکمت۔ مطبوعہ نولکشور	۴ر	۲ر
دس لیکچر	عہ ر	۱۲ر
قیامت نامہ	۱	۰ر
ام العلاج	۰۳ر	۲ر
ہدایت اللہ	۴ر	۲ر
بوستان۔ نولکشور لکھنؤ	۱۰ر	۵ر
کفایہ منصوری "	۹ر	۵ر
مساحت کی ہدایت	۴ر	۲ر
حساب کا پہلا حصہ پٹواریوں کا حساب	۴ر	۲ر
عجالہ نافعہ	عہ ر	۸ر
تفسیر سورۃ الرحمٰن منظوم	۰ر	—ر
رسالہ مساحت	۰۶ر	۳ر
ثبوت نبوت۔ مولوی ڈاکٹر نور حسین صاحب	۴ر	۲ر
آریہ مت کی عکسی تصویر	۸ر	۴ر
تحفۃ العابدین	۲ر	۱ر
صرف عربی	۱	۰ر

کتاب	اصلی	رعایتی
تنبیہ الغافلین	۶ر	۳ر
اسلام کی تعلیم	۱ر	ـہ ر
سوانح عمری حضرت محبوب سبحانی	۳ر	۰۱ر
لیکچر میر حامد شاہ صاحب	ـہ	—ر
اسمائے حسنہ	۵ر	۳ر
پنج ارکان اسلام	۱ر	۰ر
استخارہ	۱ر	—ر
حقیقت کتاب اللہ	۱ر	۰ر
طریقت حقیقت	۱ر	۰ر
بیعت نامہ	۰ر	—ر
مجموعہ قصہ اویس قرنی وغیرہ۔ مطبع نظامی کانپور	۰ر	—ر
امام اعظم	۱ر	۰ر
تکمیل الوضو	—ر	[illegible]
تاثیر الصلوٰۃ	۰ر	—ر
قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت	۸ر	۴ر
تذکرۃ القرآن مکمل جلد ۱۸۹۹ء	[illegible]	[illegible]
بشارت احمدیہ	۸ر	۴ر
القول الفصیح مولوی مبارک علی صاحب	۱ر	۰ر
کشف الدجی	۲ر	۱ر
یاجوج ماجوج	۰ر	[illegible]
پکار حق	۱ر	۰ر
الدلیل المحکم	۳ر	۰۱ر
تفسیر القرآن جزو ثانی	عہ۲ر	۱۰ر
سراج الحق دوم	۰ر	—ر
قرآن کی حقیقت کا جواب	۱ر	۰ر
تنقیح المسائل	۰۱ر	ـہ ر
فضائل مرتضوی	عہ۲ر	۱۰ر
زینت الصائمین شیخ زین العابدین	۰۱۳	۸ر
مفتاح الادب حصہ اول و دوم	۰۹ر	۵ر
غیاث اللغات	عہ۲ر	۱۴ر
ایقاظ النائمین	۱ر	۰ر
لیکچر اثبات خلافت راشدین	۴ر	۲ر
اربعین نمبر ۲-۳	۴ر	۲ر
تحفہ بغداد	۲ر	۱ر
ہمشیرہ حساب حصہ سوم	۵ر	۲ر
آریہ سماج کا پول	عہ۴ر	۱۲ر
گلستان مترجم	عہ ر	۸ر

	اصلی	رعایتی
وردو طوسی	۴ر	۲ر
باران انواع	عہ	۸ر
انشاء خلیفہ	۱ر	ـر
مکتوبات احمدیہ	۸ر	۴ر
غنیۃ الطالبین	عٰہ	۸ر
کتاب البریہ	عہ	۱۲ر
رازِ حقیقت	۱ر	۰ر
آئینہ حق نما	۱ر	۰ر
الموعظۃ الحسنہ	۲ر	۱ر
اعلام الناس	۱۰ر	ـر
الاقدار	۴ر	۲ر
واقعہ ناگزیر	۱ر	ـر
تحفہ سالانہ	عہ	۸ر
خطبہ الہامیہ	عہ	۱۲ر
تریاق القلوب	۱۲ر	۸ر
سیرۃ الابدال	۱۰ر	ـر
تحفہ گولڑویہ	۱۰ر	۸ر
تفسیر سورۃ الرحمان منظوم پنجابی	۱ر	۰ر
ارشاد مرشد	۰ر	ـر
فقرنامہ پنجابی / تصفیۃ القلوب / جواہر القرآن مترجم / دلائل الخیرات مترجم	۱۵ر	۹ر
رقعات عالمگیری / اخلاق محسنی	عہ ۲ر	۱۲ر
مجموعہ رسائل رمل - محمود الرمل - ناصر الرمل - زبدۃ الرمل - نادرۃ الرمل - زبدۃ روشن جلال - مرات الرمل - قرابادین شفائی - قرابادین ذکائی -	عہ ۱۱ر	۱۲ر
مفتاح القرآن	۲ر	۱ر
مفتاح العرب	۸ر	۴ر
درثمین	۶ر	۴ر
ضیاء الحق	۴ر	۲ر
جلسہ احباب	۱ر	۰ر
رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب لاہور	عہ	
انجام آتھم	عہ ۴ر	عہ

	اصلی	رعایتی
مجموعہ ازالۃ الوسواس اول دوم	۴ر	۲ر
دسوا السبیل / مواہب الرحمن	۴ر	۳ر
دینیات کا رسالہ	۱ر	۰ر
رسالہ تاثیر الصلوٰۃ	۰ر	ـر
تفسیر سورہ الرحمن	۰ر	ـر
منہاجات ابن حجر عسقلانی	۴ر	۲ر
احوال الآخرت	۵ر	۳ر
پکی روٹی	۲ر	۱ر
انواع محمدی	۶ر	۳ر
مجموعہ فتاوٰی احمدیہ حصہ اول	عہ	۸ر
" " دوم	۸ر	۴ر
" " سوم	۲ر	۱ر
تذکرۃ الشہادتین اردو	۶ر	۵ر
کشتی نوح "	۲ر	۲ر
ضرورت امام "	۱ر	۱ر
خلافت راشدہ حصہ اول	۱۲ر	
مباحثہ حیات و وفات مسیحؑ	۱ر	۱ر
روئداد مباحثہ اہل اسلام و عیسائی	۸ر	۴ر
تحذیر المومنین	۸ر	۳ر
نور القرآن حصہ اول	۱ر	۱ر
برکات الدعا	۱ر	۱ر
رفع الیدین فی صلوٰۃ	۱ر	۰ر
بلاغ المبین	عہ	۸ر
جواہر خمسہ اول دوم	۳ر	۱ر
بالرحمۃ المہداۃ ترجمہ مشکوٰۃ ربع اول	عہ ۸ر	۱۲ر
اعجاز المسیح	عہ	۱۲ر
مفتاح الادب حصہ اول دوم	۹ر	۵ر
ترجمۃ القرآن بلطائف البیان سورہ بقرہ	۱۲ر	۶ر
براہین احمدیہ حصہ پنجم	۱۲ر	۸ر

	اصلی	رعایتی
فیض الباری ترجمہ بخاری پارہ اول	۸ر	۴ر
تریاق القلوب	۱۲ر	۸ر
تحفہ غزنویہ	۴ر	۲ر
حقیقۃ المہدی	۲ر	۱ر
فضل حق	۱ر	۰ر
تحفہ ندوہ	۰ر	ـر
صبح کا ستارہ	۱ر	۰ر
شفیع الوریٰ	۸ر	۴ر
نزول مسیح	۳	۲ر
موعظۃ الحسنہ	۱۲ر	۶ر
انواع	عہ	۸ر
تفسیر محمدی منزل چہارم	۸ر	۴ر
" سوم	۴ر	۲ر
رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب لاہور	عہ	
تحفہ رمضان	۰ر	ـر
تعبیر نامہ	۱ر	ـر
کریم اللغات	۸ر	۴ر
ترجمہ پارہ پنجم بخاری	۸ر	۶ر
ترجمۃ المشکوٰۃ ربع ثانی	عٰہ	عہ
" ثالث	عٰہ	عہ
ترجمہ پارہ سوم بخاری	۸ر	۶ر
تفسیر محمدی منزل ثانی	عہ	۸ر
ترجمہ پارہ چہارم بخاری	۸ر	۶ر
حجۃ اللہ	۸ر	۴ر
مفتاح الصرف	۲ر	۱ر
عرائس المجالس یعنی قصص الانبیاء عربی	۱۵ر	۸ر
غنیۃ الطالبین	عٰہ ۸ر	۸ر

[illegible]	[illegible]

[illegible]

متفرقات													زکوٰۃ					
رقم تربیت برائے فاقا	قیمت کلاہ بین	قیمت بورڈران	متفرق	رقم منتقل شدہ از دیگر صیغہ جات	میزان	قیمت گرفتہ	فاضل	دفتر محاسب	ناظر	خانہ	میزان	فاضل	چندہ	بقایا سابقہ	متفرق	انتظامی خرچ	میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مالی										بورڈران احمدیہ						امانت اندرونی				
آمد	متفرق	میزان	بقایا سابقہ	میزان آمد	باورچیخانہ	خورد و نوش	قیمت	متفرق	میزان خرچ	باقی	آمد	باقی	فیس	میزان خرچ	باقی	آمد	بقایا سابقہ	میزان	خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقایا صیغہ جات یکم نومبر ۱۳ء کو

مستقل فنڈ	۳۹۱۴-۲-۶
تعلیم	۸۹۵۴-۵-۸
اشاعت اسلام	۲۱۸۲-۱۵-۵
مقبرہ	۱۳۸۱-۹-۱
مساکین	۳۱۷۲-۶-۵
زکوٰۃ	۴۴۷۴-۴-۹
بورڈنگ ہاؤس	۱۱۳۷-۱۴-۹
بورڈران احمدیہ	۱۰۷-۱۱-۶
امانت اندرونی	۳۵۶۳-۵-۹
امانت بیرونی	۸۸۱-۱۲-۹
میزان	۲۹۳۴۳-۸-۷
منہائی فاضل	۲۱۷۸۳-۲-۶
	۷۵۶۰-۶-۱
منہائی پیشگی	۷۵۰۱-۱۳-۹
باقی نزد امین	۵۸-۸-۴

تفصیل فاضل صیغہ جات

مدرسہ احمدیہ	۳۰۵۲-۱۵-۱۰
بیت المال	۸۸۲۸-۱۲-۸
تعمیر	۴۸۸۴-۵-۱۱
یتامیٰ	۶۲۱-۸-۸
متفرقات	۴۳۹۵-۷-۵
میزان فاضل	۲۱۷۸۳-۲-۶

تفصیل پیشگی صیغہ جات

تعلیم	۱۶۳۰-۱۴-۰
بیت المال	۴۲۴-۰-۰
مقبرہ	۴۸۸-۵-۳
تعمیر	۳۵۲۳-۱۰-۶
مدرسہ احمدیہ	۶۰۰-۰-۰
اشاعت	۳۰۰-۰-۰
متفرقات	۵۴۵-۰-۰
میزان	۷۵۰۱-۱۳-۹

محمد اشرف — ناظر

خلیفہ رشید الدین — محاسب

جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۲۶۔ دسمبر لغایت ۲۹۔ دسمبر ۱۹۱۴ء مقرر فرمائی ہیں۔ ۲۵۔ دسمبر کو جمعہ ہے۔ اور کاروائی جمعہ کے دن سے ۲۹۔ دسمبر تک ہوگی اس لیئے احباب جمعہ کے خطبہ میں شامل ہونیکی سعی فرمادیں۔

مینیجر ریویو قادیان

اشتہار

قاعدہ یسرنا القرآن کی طرز پر سیپارہ اوّل۔ دویم اور سویم تیار ہیں۔ جس سے بچّوں کو پڑھنے میں بہت سہولت ہوتی ہے۔ اور جو دِقتیں بچّوں کو موجودہ طرز کے قرآن مجید پڑھنے میں پیش آتی ہیں۔ جو عام طور پر بازاروں میں ملتے ہیں۔ وہ ان میں نہیں حروف جُدا جُدا اور اعراب اپنے اپنے محل پر ہیں۔ جسے بچّے نہایت آسانی سے پڑھ سکتے ہیں قیمت قاعدہ حِصّہ اوّل ۸ر مکمل قاعدہ ۲ر اور قیمت فیسپارہ ۱ر ہے۔

مینیجر ریویو قادیان

ڈاکٹر کی ہدایت

ہر ایک قسم کے بخار کیلیئے باٹلی والا کا بخار کا عرق اور گولیاں استعمال کرنی چاہیئے قیمت عہ باٹلی والا کی مقوی گولیاں ضعفِ دماغ۔ ضعفِ اعصاب۔ دق کے ابتدائی عوارض اور بدہضمی کیلیئے بہت مفید ہیں قیمت عہ باٹلی والا کا دانتوں کا منجن نہایت مفید قیمت ۴ر باٹلی والا کی مرہم داد پھوڑے پھنسیوں کو ایک دن میں آرام ہوجاتا ہے قیمت ۴ر یہ تمام بڑے بڑے دوا فروشوں سے یا براہِ راست ڈاکٹر ایچ۔ ایل باٹلی والا۔ جے پی وارلی لبوٹیری۔ دادر بمبئی سے مل سکتی ہیں۔

Reg. NO. L. 303

فصلی بخار و طحال کی دوا

ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ دوا تیس برس سے سارے ہندوستان میں گھر گھر مشہور ہے۔ بچے سے ضعیف تک اس کے فائدہ سے آگاہ ہیں۔

یہ ملیریا کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے۔

اسکے چار پانچ ہی خوراک سے بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے یہ طحال کو فوراً اگلا دیتی ہے۔ اور خون کو گاڑھا بنا کر قوی کو مضبوط کرتی ہے۔

قیمت شیشی کلاں ۱۴/ شیشی خورد ۸/
محصول ۶/ ۵/

داد کا مرہم ۱۶

اسکے لگانے سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ایک دفعہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی اور دو تین مرتبہ کے استعمال سے ایکدم آرام ہو جاتا ہے۔

اگر کسی دوا سے فائدہ نہیں ہوا ہو تو اسکی آزمائش کیجیے۔ دیکھیے جناب مہاراجہ کمار صاحب۔ ریاست شنکر پورہ ضلع بھاگلپور سے کیا لکھتے ہیں۔ آپکے داد کے مرہم نے جادو کا اثر دکھلایا۔ میں آپکا بتہ دل مشکور ہوں۔

قیمت فی ڈبیہ ۴/ محصول ایک سے چھ ڈبیہ تک ۵/

کف کھانسی کی دوا

برسات کے موسم میں ہر کسی کو تھوڑی بہت بارش کی رطوبت سے کھانسی ہو جایا کرتی ہے۔ اور دن رات کسی وقت چین لینے نہیں دیتی۔ کف نہیں نکلنے سے ایک قسم کی غرغراہٹ ہوا کرتی ہے اور کھانستے کھانستے جان دیق میں آجاتی ہے۔ اس لیے کھانسی شروع ہوتے ہی فوراً اسکی تدبیر کرنی چاہیئے۔ جو بہت آسان ہے اور وہ یہ کہ ڈاکٹر ایس کے برمن کے کف کھانسی کے دوا کی ایک شیشی لیکر میں ڈال رکھیے جو دو تین ہی خوراک میں آرام کر دیتی ہے۔

قیمت شیشی کلاں ۱۲/ شیشی خورد ۸/
محصول ۶/ ۵/

جملہ ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے

ڈاکٹر - ایس - کے - برمن - نمبر ۵۹۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

Digitized by Khilafat Library

مطبع میگزین قادیان میں محمد نصیب پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے چھپکر صدر انجمن احمدیہ
قادیان ضلع گورداسپور کیلئے شائع ہوا۔